هو العالی
رسالہ سرکار
حجۃ الاسلام شیخ مرتضیٰ
الانصاری ترجمہ کیا ہوا
زبان اردو میں سید غلام علی خان
بہادر کا
شانہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد خدای احد کو کہ دور کیا دیدیسی رمد و بلند کیا آسمان کو سوای عمد
جانسی و الا ضمیر ہر قوم ہنین اخذ کری ہی اوسکیتین غنودگی نہ نوم پیدا کیا آسما
و فرش بعد ازاوسکی مستولی کیا عرش و خلق کیا انسان کو از طین پس برکت
ہی اللہ تعالی بہترین خالقین درود نا معدود اوپر حبیب اللہ معبود اور
اوپر آل طاہرین و اولاد مطہرین نور دیدۂ بینش و چشم چراغ آفرینش خصوصاً
اوپر علی اعلی تاجدار ہل اتی یکہ سوار میدان لافتی بلبل گلشن لو کشف الغطی
لیکن بعد از حمد و درود کی بندۂ شرمندۂ خاکسار بی سواد امیدوار نعمت
رب العباد سید غلام علی بن سید فتح علیخان مرحوم مغفور اعلی اللہ مقامہم
نی چاہا کہ بحسب ایمای فقیہ کامل عالم عامل جناب فضایل مآب مفتی حقایق آگاہ
شریعت پناہ سید محمد علیصاحب قبلہ دام جودہ و ظلہ کہ اختر فضل و کمال اوس

مجبول

مقبول ذو الجلال کا مثل آفتاب تابان و نیّر درخشان کی ہی کہ کچہ
مسائل فروع کی رسالی سی مجتہد العصر و الزمان فخر المحققین و المدققین
پیشوای کل و ہادی سبل مولانا شیخ مرتضی انصاری کی زبان فارسی
سی زبان اردو مین تحریر کری تا موجب تصحیح عبادات دوستان
و برادران کا ہو اور اس رسالہ مختصر کو مسمی بہ ہدایت المؤمنین کی کیا گیا
اور لکہنا ہو اس مختصر کو اوپر تین باب کی باب پہلا طہارت مین
باب دوسرا نماز مین باب تیسرا روزہ مین باب پہلا طہارت
مین اور اوس طہارت مین ایک مقدمہ اور تین مقصد اور ایک
خاتمہ ہی لیکن مقدمہ ملا ہوا ہی اوپر کئی فصل کے فصل پہلی تقسیم مین پانی کی
اور اس فصل مین کئی بحث ہین بحث پہلی خالص پانی مین خالص پانی اوسی
کہتی ہین کہ لوگ اوسکو پانی کہہ سکین بغیر قید کی یعنی گلاب و شیرۂ
لیمو و شیرۂ انار وغیرہ ایسا نہین اور وہ خالص پانی پاک کرنی والا ہے
حدث کو اور خبث کو اور وہ پانی نابع ہی یا غیر نابع نابع اوسی کہتی ہین
کہ زمین سی نکلی اور زمین مین مادہ بہی باقی رہی کیا جاری ہوی اوپر زمین

کی مثل نالا وندی کی کیا جاری نہوی مثل باولی کی اور غیر تابع جیسا پانی برسات
کا اور کہڑا ہوا مثل تالاب و حوض وغیرہ کی اور وہ پانی جو کہڑا ہوا ہی
اگر کم کر سی ہوی نجس ہوتا ہی ملنی سی نجاست کی اگر کریا زیادہ کر سی ہوی
نجس نہین ہوتا ملنی سی نجاست کی مگر جسوقت کی رنگ یا بو یا مزہ اوسکا
بدل جاوی سات نجاست کی تغیر حسی سی اور وہ پانی جو تابع ہی پس او
نجس نہین ہوتا مگر جسوقت کہ بگڑ جاوی ایک اون تین وصفون مین
سی خواہ جاری ہووی یا غیر جاری مانند پانی باولی کی اور شرط نہین ہی
کہ ہونا نجس نہونی مین جاری کی اور ایسا ہی باولی کا پانی اور ایسا ہی جہڑی
کا پانی جو مادہ رکہتا ہی اور زمین پر نہین بہتا اور پانی برسات کا وقت
برسنی کی حکم مین جاری کی ہی نجس نہونی مین تنہا ملنی سی نجاست کی اگرچہ کم
کر سی ہوی مگر جسوقت کہ بگڑ جاوی ایک اون تین وصفون سی سات نجاست
کی پس نجس ہوتا ہی لیکن جسوقت کی موقوف ہووی برسنی سی پس حکم اوسکا
حکم کہڑی پانی کا ہی پس جسوقت کہ کم کر سی ہوی نجس ہوتا ہی ملنی سی نجاست
کی اگر کریا زیادہ کر سی ہوی نجس نہین ہوتا اور کر اوسی کہتی ہین کہ مابینی مین

۲ اور ایسا ہی ہی ملنی سی چیز ایک کی کہ عین نجاست اوس چیز مین ملی ہوی جسوقت کہ بدل جاوی خود نجاست سی نہ نجس ہوی ہوگی چیز سی

۴ احوط بلکہ اقوی جو پانی کہ مادہ رکہتا ہوی اور کر سی کم ہوی نجس ہو جاتا ہی تنہا نجاست ملنی سی اور طریق اوسکی پاک کرنیکا یہہ ہی

چالیس پر اوپا و کم تین بالشت ہوی برابر ہی کہ پہہ تر الیس بالشت ضرب سی

حاصل ہوی درازی و چوڑائی و ڈونو کا ئی مین بعضی اونمین کی بعضی مین بعضیر

ضرب کی اور تولنی مین موافق سیرونکی تین سو اسّی پر چار سیر اور موافق وہٹرون کی

ایک سو بیست پر آت د ہڑ اور موافق منونکی تیسیر پر دو من ہوتی ہین تخمینا دیارت

ہوتا ہی نایع دور ہونی سی تغیر کی اگرچہ آپ سی آپ ہوی اور پاک ہوتا ہی غیر

نایع جسوقت کی تغیر نجاست سی ہوی ڈالنی سی کر کی اوپر اوسکی یکدفعہ

یا ڈالنی سی اوسکی اوپر کر کی یا ملجانی سی اوسکی کر سی یا ملجانی سی آب جاری

کی اوسی اس طور سی کہ دونو پانی ایک ہوجاتا ہی اور ایسا ہی ہی جسوقت کہ تغیر

نجاست سی ہوی اگر دور ہونا تغیر کا اوسکی اون چیزون سی ہوی کہ جو دُکر

ہوی کی ایسی طور پر کہ پاک کرنی والی پانی کو متغیر نکری اور پاک نہین

ہوتا ہی جسوقت کی دور ہونا تغیر کا خود بخود ہوی اور پاک نہین ہوتا ہی

نجس پانی پہونچنی سی اوسکی برابر کر کی نجث دوسری جانکہ جو پانی برتی جاتا ہی

دور کرنی مین حدث اصغر کی یعنی وضو مین پاک ہی اور پاک کرنی والا ہی اوسکی

سر کا ہی جو برتی جاتا ہی دور کرنی مین حدث اکبر کی یعنی غسل مین بنا کرتی اوپر قول

بشرطی کہ مل جاوی

بشرطیکہ مل جاوی

اصح کی اور جو پانی کہ برتی جاتا ہی دور کرنی مین جنبث کی یعنی نجاستون کے اور طہو

ایک کی کہ پاکی برتنی سی اوسکی حاصل ہوتی ہی لیکن دور نہین کرتا ہی حدث کو

اور دور کرتا ہی جنبث کو احوط یہہ ہی کہ ایسی پانی کو کسی چیز مین نہ برتین اور جو

پانی کہ برتی جاتا ہی پاکی مین اگرچہ مکرری نجاست کی اوسکی سبات ہووین لیکن

مکرر بجاوی نجاست سی پاک ہی اور پاک کرتا ہی جابی نجس کو مانند پانی استنجی کی یعنی

آبدست نجبث غیری جسوقت کہ شبہہ ہووی پانی پاک مین اور نجس پانی مین

پس اگر محصور ہووی دور نہین کرتا ہی حدث کو اور دور نہین کرتا خبث کو

مگر یہہ کہ ہر ایک اس دو پانی سی جدا جدا ہووین جسوقت کہ شبہہ ہووی

پانی خالص مین اور مضاف مین دور کرتا ہی حدث کو اور خبث کو بشرط دو بار

کرین عمل ہر ایک اون دوسی اور اگر شبہہ ہووی پانی مباح مین یعنی اپنی ملک یا

سکا پانی ہووی پانی غصبی سی یعنی غیر کا پانی بی بردانگی کا دور نہین کرتا ہی حدث

کو اگرچہ دو بار کرین اور حرام ہی برتنا اوسکا دور کرنی مین خبث کی لیکن اگر برتی

تو پاک کرتا ہی مگر حرام ہی نجبث جو بہی پانی مضاف مین مانند گلاب کے اور اوسکی

سریکا اور وہ نجس ہوتا ہی ملنی سی نجاست کی کیا کم کرسی ہوی اور کیا زیادہ ہوی

بلکہ اقوی

جانکہ جو پانی کہ برتی جاتا ہی دور کرنی مین نجاست کی نجس ہے اگرچہ بدل نجاوے ایک اون مین صفون سی مگر پانی استنجی کا کہ شرطون سے کہ آتا ہی آگی ف

مکر جوقت

مگر جسوقت کی اوپر سی پہنچی جاری ہوئی اور گری نجاست پر اس صورت مین جو جز
که نجاست سی ملا ہوا ہی اوسکی اوپر کا جز نجس نہین ہوتا وقت بہنی[۱] کی اور پانی
مضاف دور نہین کرتا ہی حدث اور خبث کو اور پاکی اوس پانی مضاف کے مانند
پاکی پانی خالص کے ہی بعد از اوسکی وہ مضاف خالص پانی ہو جاتی فصل دوسرے
احکام مین خلوت کی ہی خلوت یعنی وقت پیشاب اور پایخانی کی اور اس
احکام مین کئی بحث ہین بحث پہلی کیفیت مین خلوت کی ہی واجب ہے
وقت مین خلوت کی ڈہانپنا جلد عورت کو نامحرم سی اور عورت کہتی ہین
پیشاب اور پایخانی کی جای کو اور اسکی سرین کی جای کو اور حرام ہی خلوت کرنے
والی کو موہنہ یا پیٹ قبلی کی طرف کرنا وقت مین خلوت کی اور لیکن وقت
مین استنجی کی اور استبرا کی حرام نہین ہی موہنہ[۲] اور پیٹ قبلی کی طرف کرنا
بحث دوسری استنجی مین واجب ہے دہونا پیشاب کی جای کو پانی سی اور
کفایت نہین کرتا ہی سوای اوس پانی کی دہونی مین اور کفایت کرتا ہی ایکمرتبہ
دہونا جسوقت کی ٹر نجاوی[۳] جای سی عادت کی اور اختیار رکہتا ہی دہونے
مین جای پایخانی کی پانی مین اور پونچہنا پتہر سی اگر نہیل نجاوی جای سی عادت

[۱] احوط یہ ہی کہ پتہر سی اسکو رگڑنی

[۲] احوط بچنا ہی استنجی کی حالت مین اور استبرا مین بہی

[۳] احوط اور اقوی دو مرتبہ اور افضل تین مرتبہ ہی

کی اور اگر پہلنا معین ہوتا ہی دہونا پانی سی خصوص پہلی ہوی کو اور حد دہونے

کا پاک ہوتا ہی جانی کا اور گنتی واجب نہین ہی[۱] لیکن احوط اور اقوی

واجب ہی تین مرتبہ پونچنی مین پہتر سی اور احوط ہی کہ ایک ہووی تین

پتہر ہووی اور استنجی مین پہتر سی کفایت کرتا ہی دور کرنا عین کا اور لازم

نہین ہی دور کرنا اثر کا یعنی ٹکری چہوٹی کہ باقی رہتی ہین جانی مین بر

خلاف استنجی کی پانی سی کہ لازم ہی اوس مین پانی سی دور کری عین کو اور

اثر کو اور شرط ہی پاکی اوس جسم کی کہ استنجا ہوتا ہی اوس جسم سی ہرچند

دہوئی سی اوسکی ہووی اگر متنجس ہووی بحث تیسری سنت چیزین اور آداب

مین خلوت کی ہی سنت ہی ڈہانپنا سر کو وقت مین خلوت کی اور سنت

ہی بسم اللہ کہنا اور سنت ہی آگی رکہنا بائین پاون کو وقت مین داخل ہونیکی

اور آگی رکہنا سیدہی پاون کو وقت مین باہر آنیکی اور استبرا کرنا اور دعا

پڑہنا استنجی کی وقت اور فارغ ہوی پر استنجی سی اور سوای اسکی باقی مستحبات

بحث چوتہی پانی استنجی کا اگرچہ برتا جاوی طہارت مین پیشاب کے لئے

ہی ہرچند اوس پانی مین ٹکری نجاست کی ہووین[۲] لیکن دور نہین کرتا حدث

[۱] اگر پہلنا ظاہر ہووی کہ استنجے کے نام سی باہر جاتا ہی احوط دو مرتبہ دہونا ہی

[۲] لیکن ٹکری ایسی باریک چہوٹی ہوین کہ محسوس نہوین

کو اور

کو اور اوسی جایز ہی اوس سی دور کرنا حبث کا اور شرط ہی پانی مین اسکی
کیہہ پہیلا ہوی جانی سی عادت کی اور یہہ کہ نگذر جاوی ایک اون تین صفون
سی اوسکی نجاست سی اور یہہ کہ نہ پہنچی ہوی اسکی تین نجاست خارج سی بحث پانچوین
بیان ہو اسابق مین یہہ کہ سنت ہی استبرا کرنا پیشاب سی اور کیفیت استبرا کی
یہہ ہی کہ کہینچی اونگلی کو جڑ سی پاخانی کی جاے سی پیشاب کی جانی کی جڑ تک تین مرتبہ اور
وہان سی پیشاب کے جانی کی جڑ سی سر تک حشفہ کی تین مرتبہ اور نچوڑی پیشاب کے
جانی کی سر کو تین مرتبہ اور فایدہ استبرا کا وہ ہی کہ جسوقت بعد از استبرا کے
جو رطوبت کہ نکلتی ہی شبہ ہوی اوس رطوبت مین کہ کیا ہی حکم ہوتا ہی اس
طور سی کہ وہ رطوبت توڑنی والی طہارت کی نہین ہی اور نجس نہین ہی
بخلاف اوسکی جسوقت کہ استبرا نہ کیا ہوی حکم ہوتا ہی اس طور سی کہ وہ رطوبت
پیشاب ہی اور توڑنی والی طہارت کی ہی اور نجس ہی اور واسطی عورتون کے
ایسا استبرا نہین ہی کہ جسی لازم آوی وہ حکم کہ استبرا پر مردونکی لازم
آتا ہی اور لیکن مقاصد پس اول اون مقصدون سی وضو مین ہی اور اوس
مقصد مین کئی بحث ہین بحث پہلی اجزای وضو مین ہی جاننا کہ اجزا وضو دو

استعمال مین

دہونا اور دو مسح کرنا لیکن وہ دہونا پس دہونا موہنہ کا ہی اور دہونا دونو ہات
کا ہی اور لیکن وہ مسح پس مسح سر کا ہی اور مسح دونو پاون کا ہی لیکن دہونا موہنہ
کا حد اوس موہنہ کا اوگنی کی جاہی سی سر کی بال کی تہڈی تک درازی مین
اور چوڑائی مین بیچ موہنہ کو کہیر لیوی انگوٹہا اور بیچ کی انگلی پس واجب ہی دہونا
اس قدر کا ہان واجب ہے دہونا چیز ایک کہ زاید حد سی جو آگی ذکر ہوا ہن
باب المقدمہ اور معتبر ہی حد مین جو ذکر کیا گیا برابر خلقت متعارف کی
ہوی یعنی نہ بڑا بات ہوی نہ چہوٹا بات ہوی اور واجب ہے یہہ کہ شروع
کری دہونی کو موہنہ کی اوپر سی اور واجب ہے رعایت کری علی کی یعنی نسبت
کہینچی بات کو اور واجب نہین ہی دہونا اس قدر داڑہی سی کہ حد سی موہنہ
کی بڑہی ہوی لیکن وہ داڑہی کہ داخل اوس حد مین ہوی واجب ہے دہونا اوس
داڑہی کا لیکن واجب ہے دہونا ظاہر اوس داڑہی کا اور واجب نہین ہی
دہونا داڑہی کی اندر کی پوست کو غفص ہوی یا چہدری ہوی لیکن چاہیی
صادق ہوی اوپر اوس پوست کی کہ کہیر لیتین ہین بال نی اوس پوست کو
اور اگر صادق نہوی نام گہیر لینی کا بالون پر سبب دور ہونی بال کی آپس مین

اقوی واجب ہے دہونا پوست کا اور لیکن دہونا بات کا پس واجب ہے دہونا
دونو بات کا کہنی سی اور لازم ہی داخل کرنا کہنیون کو ہاتون مین بلکہ لازم ہے
تہوڑا بازو سی بہی دہوی من باب المقدمہ اور واجب ہی شروع کری اوپر سے
جیسا کہ گذرا موہنہ کی دہونی مین اور چرک کہ نیچی ناخن کی رہتا ہی واجب
نہین ہی نکالنا اوس چرک کا[1] مگر یہہ کہ عادت سی بڑ گیا ہوی نزدیک
وضو کرنی والی کی سب لوگون کے اور واجب ہے دور کرنا جو چیز کہ مانع ہوی
پہنچنی سی پانیکی جلد کو یا حرکت دیوی اوس چیز کو ایسی طور سی کہ نیچی اوس چیز کی
دہو یا جاوی اور اگر شک کری چیز ایک مین کہ مانع پہنچنی سی پانیکی ہی یا نہین
واجب ہوتا ہی پہنچانا پانی کا نیچی اوس چیز کے اور اگر شک کری اصل مانع
ہونی مین اوس چیز کے واجب نہین ہی جستجو[2] اوس چیز مین اور لیکن دو مسح
پس اول ان دو مین سی مسح سر کا ہی اور واجب ہے مسح کرنا چیز ایک کا آگی
سی سر کے اور اتنا واجب ہی کہ نام مسح کا ہوی یعنی کہین کہ سر کی آگی
مسح کیا اور جو حکم مرد کا ہی وہی حکم عورت کا ہی مسح مین اور واجب نہین
ہی مسح کرنا اصل جلد کو بلکہ کفایت کرتا ہی مسح سر کی آگی کی بال کو کہ خاص

[1] احوط اور اقوی ... یعنی نکالنا ... کہ پانی ... جلد کو ... اور ایسا ہی ... کہ پانی پہنچی ناخن ... خود اپنا ناخن سی ہی ف

[2] احوط بلکہ اقوی جستجو ہی مگر باوجود گمان کے مانع نہونی کے ہی منہ

اوس جاٮٔیکی ہوویں اور برابر ہوی اس جاٮٔیکی موافق خلقت کی اور بڑی
نہوویں اس جای سی اور جمع نہو سی ہوویں اس جای پر سببسے بڑی ہونیکی
اور واجب ہی کہ مسح ہات کی اندر کی طرف سی ہوی اور واجب ہے کہ مسح
باقی رہی ہوی ہاتہہ مین تری سی وضو کی ہوی دوسرا مسح پاون کا ہی اور واجب
ہی کہ مسح کرنا پشت پر پاونکی سر سی انگلیونکی اونچی ہنی تک پاونکی جو اوپر
پاونکی ہوتا ہی درازی[1] مین اور واجب ہے داخل کرنا ان دو بلندی کو مسح
مین اور کفایت کرتا ہی نام مسح کا یعنی اتنا کہین کہ مسح کیا انگلیون
سی پاونکی اونچی ہنی تک اور چاہی کہ مسح پاون کا باقی رہی ہوی ہاتہہ
کی تری سی وضو کی ہوی بحث دوسری وضوء عاجز مین ہی پس جسوقت
بعض اعضاء وضو مین جبیرہ ہوی اور جبیرہ اون تختون کو کہتی مین کہ
توتی ہوی جاٮٔی کو باندہتی ہین واسطی درست ہونیکی پس جسوقت ہو سکتا ہی
دہونا جبیری کی نیچی دور کری جبیری کو یا ڈبا دیوی اوس جبیری کو پانی
مین تا یقین ہوی کہ اس ڈبانی مین دہو یا گیا نیچی جبیری کی اور واجب ہے
دہونا اس صورتمین جلد کو اور جسوقت کہ نہ دہو سکی سبب سی خوف ضرر کے

[1] اونچا پونچا مسح کا ہی پنڈلی کی جوڑ تک

[2] چوڑائی مین

پانی

یا سبب سی اوسکی کہ نیچی جبیری کی نجس ہی باعتبار سی غیر ان جبیرون کی
مسح کری جبیری پر پانی سی اگرچہ حاصل نہوی ہات اوس مسح کی نام دہونی
کا اور کفایت کرتا ہی اوس مسح سی اگرچہ قدرت مسح پر جلد کی ہوی اور کفایت
نہین کرتا ہی دہونا جبیری کا مسح کی بدلی جیسا کہ دہونا صحیح جایون کا کفایت
نہین کرتا جبیری کی مسح کی بدلی ہان ظاہر وہ ہی کہ جسوقت مسح کری جبیری
پر طور ایک کشی حاصل ہوی اوس مسح سی نام دہونی کا اور واجب نہین ہی
اس صورت مین نیت مسح کی بخلاف مسح سر کی اور پاون کی کہ واجب ہی
اوس سر کی اور پاون کی مسح مین کہ نیت مسح کی کری اگرچہ اوس مسح مین
دہونا حاصل ہوی اور واجب نہین ہی کہ مسح جبیری کا اندر کی طرف سی
ہات کی ہوی بلکہ واجب نہین ہی کہ نیچہ سی ہوی بلکہ اوپر سی نیچہ کی کری
تو بہی ہوسکتا ہی اور لازم ہی کہ تمام جبیری کو مسح کری پانی سی اور کفایت
نہین کرتی ہی تری ہات کی اور رطوبت اوس ہات کی واجب نہین
ہی مسح کرنا وجو کچہ کہ نہوسکی یا دشوار ہی سی ہوسکی اوس جایون کہنین کہ درمیان
مین جبیری کی دوریون کی ہوتی ہی اور کپترا کہ زخمون پر اور جبیرہ پر اوس

دملون پر باندہی ہین حکم اون کپڑرون کا حکم جبیری کا ہی اور لیکن جسوقت
کہ موںہہ پر زخمون کی کوی چیز بندی ہنوی ہوی اور اون زخمون کو دہو نہ سکیا
ہوی پس اقوی وہ ہی کہ واجب ہی اون زخمون کی اطراف کو دہووی اور
مونہہ پر اون زخمونکی مسح کری اور اگر مسح ہنوسکی موںہہ پر اون زخمونکی
کپڑا رکہی اور کپڑی پر مسح کری اور لیکن جایز ہونا مسح کا مخصوص اوسی جا
پر ہی اور کچہ جای صحیح سی ملنی نہ دیوی مسح بین اور اگر محال ہووی رکہنا
کپڑی کا اور مسح کرنا اوس کپڑی پر بہی تو کفایت کرتا ہی دہونا اطراف
اون زخمونکی اور جسوقت کہ محال ہوی وہ جو کچہ کہ آگی گذرا جبیری مین تیمم
متعین ہی اور دوا اور مرہم اور اسکی سوا کی چیزان کہ زخمونکی موںہہ پر اور
دملون پر رکہتی ہین حکم او ہنو کا حکم جبیری کا ہی اور جایز نہی مسح کرنا اون
دواؤن پر اور حکم غسل کا حکم وضو کا ہی حکم مین جبیری کی اور جاری نہین
ہی حکم جبیری کا آنکہہ کے درد پر پس جسوقت کہ آنکہہ درد کری کہ موںہہ
کو نہ دہو سکی چاہئی کہ تیمم کری اور لازم نہین ہی اعادہ کرنا وضو کا
دوسری نماز کی واسطی جبیری مین بحث تیسری شرطون مین وضو کی

ہی

معنی اس کلام کا یہہ ہی کہ اول اطراف جلد کو دہووی بعد از اوسکی کپڑا رکہی

احوط جمع کرنا ہی اگر ہوسکی جیسا کہ احوط واسطی غسل کی ان زخمون مین اور پہوڑون مین کہ خالی جبیری سی ہی جمع کرنا ہی درمیان مین غسل کی اور تیمم کی

اور اگر ممکن ہو ... دوسری وضو جبیری ... احوط ... نمازی

ہی اور وہ شرطان کتنی چیزین ہین پہلا پاک ہونا پانی کا ہی دوسرا
چاہئی کہ پانی مطلق ہوی تیسرا مباح چاہئی ہوی چوتہا برتنا ہوا دور کرنی
ہین جنبت کے نہ چاہئی ہوی پانچوان پاک ہونا جائی دہونی کے اور جائی
مسح کی ہی چہٹا مانع جانی ہین وضو کی نہوا چاہئی ساتوان چاہئی مکان
وضو یعنی جائی کہ وضو اور مسح واقع ہوتا ہی مباح ہونا آٹوان چاہئی کہ
برتنی سی پانی کی مانع نہوی مثل مرض اور جو اوسکی سر لگا ہی نوان ترتیب
اعضای وضو مین ہی یعنی ایک کی پیچہی ایک آگی کے دہونیکی چیز کو آگی دہونا
اور پیچہی کی چیز کو پیچہی دہونا دسوان موالات اعضای وضو مین ہی معنی موالات
کا یہہ ہی کہ پچہلی اعضا دہونی مین اگلی کسی ہی ایک عضو مین تری باقی رہی
گیارہوان علیت ہی بارہوان مباشرت ہی حال اختیار مین یعنی چاہئی
کہ مکلف وضو اپنا آپ کری بحث چوتہی احکام مین اون خللون کی
جو واقع ہوتی ہین وضو مین پس جسوقت کہ کوئی ایک یقین رکہتا ہوی
کہ آگی کی زمانی مین بی وضو تہا اور شک کری کہ وضو کیا تہا یا نہین
واجب ہی کہ وضو کری اور جسوقت کہ شک کری بعد از فارغ ہونیکی اوس

عمل سی کہ جسمین وضو شرط ہی جو کچہ کہ کرچکا ہی صحیح ہی اور چاہیی کہ وضو
کری واسطی آیندہ کی اعمال کے اور اگر شک کری وضومین درمیان مین عمل کے
توڑ دیوی عمل کو اور وضو بجا لی آوی اور جسوقت کہ یقین وضو پر رکہتا ہوی
اور شک کری حدث مین وضو اوس کا صحیح ہی اور اعتبار اس شک پر نکری
اور جسوقت کہ شک کری کسی فعل مین افعال وضو سی آگی فارغ ہونیکی اوس
وضو سی چاہیی جسمین شک ہی اوس کو عمل مین لی آوی اور رعایت رکہی
ترتیب اور موالات اور اوس کے سوا کی امور سی کہ واجب ہے وضو مین
اور زیادہ شک کرنی والی کا شک اعتبار نہین رکہتا ہی اور اعتبار نہین
رکہتا ہی شک جسوقت کہ حاصل ہوی بعد فراغ کی وضو سی بحث پانچوین
امور ایک مین کہ واجب ہوتا ہی وضو تنہا واسطی سی اون امور کے
واجب ہوتا ہی وضو نکلنی سی پیشاب کے اور وہ جو کچہ کہ حکم مین اوس
پیشاب کی ہی مانند رطوبت مشتبہ کے جسوقت کہ نکلی آگی استبرا کی اور
پاخانہ نکلنی سی جائی سی عادت کی اور نکلنی سی ہوا کی عادت کی جائی
سی طور ایک پر کہ صدق کری اوس ہوا پر عرف مین نام باو کا کیا باو اون

احوط با امکان اعادہ کرنا عمل کا ہی بعد از طہارت کے جیسا کہ صاف ظاہر ہی حدیث سے

اوسی وہ ہی کہ پیشاب اور پاخانہ جائی سی عادت کی ہوئی اور سوائی اوس جائی کے ہوی بند ہونی سی جائی عادت کی اور بند ہونی سے جائی عادت کے پس ہر دو صورت مین توڑنی والا وضو کا ہے

ہوی پانی آوازپس اعتبار نہین رکہتی ہی وہ ہوا کہ نکلتی ہی پیشاب کے جای
سی اور سونی سی اور سبب سی استحاضۂ قلیلہ کی اور سبب سے استحاضہ متوسطہ
کی لیکن واسطی سی سوای نماز صبح کی اور لیکن واسطی نماز صبح کی پس واجب
ہوتاہی وضو ساتہہ غسل کے بلکہ بہی واجب ہوتاہی واسطی سی استحاضہ کثیرہ کی لیکن اسطی سی
نماز عصر اور عشا کی وضو ہی اور لیکن واسطی سی نماز ظہر اور مغرب اور صبح کی پس واجب ہوتاہی
وضو ساتہہ غسل کے جانکہ استحاضہ پہر کی بماری کو کہتی ہین بحث چہتی
اوس چیز مین کہ واجب ہی وضو سبب سے اوسکی جانن کہ واجب نہین ہی
وضو اپنی ذات کی لئی بلکہ واجب ہے واسطی سی نماز واجب کے اور واسطی
اجزاء اوسی نماز کی کہ بہول گیا تہا اور واسطی نماز احتیاط کی کہ شکیات
مین رکعتون کے واجب ہوتی ہی اور واسطی سجدۂ سہو کی اور واسطی طواف
واجب کے اور واجب ہوتاہی نذر اور عہد اور قسم سی بہی اور واسطی
چہونی حرفان قرآن کے اور واسطی چہونی لفظ اللہ تعالی کا اور صفات
خاصہ اللہ تعالی کے جسوقت کہ واجب ہوا ہوی چہونا ایک اون امور
سی جو مذکور ہوی مقصد دوسرا غسل مین ہی واجب ہے غسل جنابت سے

اور تین خون سی یعنی حیض اور نفاس اور استحاضہ اور مس میت سی لیکن غسل
جنابت پس اوس غسل جنابت مین کتنی بحث ہین بحث پہلی سبب مین جنابت
کی ہی اور وہ دو امر ہی ایک نکلنا منی کا اور جو کچہ کہ حکم مین منی کی رطوبت
مشتبہ سی جو نکلتی ہی استبرا کی آگی موضع معتاد سی اور امر دوسرا جماع
ہی اگرچہ انزال نہوی بحث دوسری اون چیزون مین کہ موقوف ہی
غسل جنابت پر اور شرط کئی گئی ہین وہ چیزین ساتہ اوس غسل کے اور وہ
کتنی چیزین ہین اول اون چیزون سی طواف واجب ہی اور نماز واجب
ہو یا سنت مگر واسطی نماز میت کی غسل شرط نہین ہی اور ایسا ہی شرط
ہی وہ اجزاین جو بہولی گئی ہین نماز مین اور احتیاط کے رکعتون مین اوس
نماز کے اور سجدۂ سہو مین اوس نماز کی دوسرا اون چیزون سی روزہ
ہی یعنی اگر عمداً باقی رہی جنابت پر طلوع فجر تک باطل ہوتا ہی روزہ اور
تفصیل اسکی کتاب روزی مین ذکر ہوگی تیسرا چہونا اللہ تعالیٰ کے
نام کو اور انبیا کی نام کو اور ائمہ معصومین کے نام کو اور چہونا قرآن کے حرفون
کو جیسا کہ گذرا چہوتا دیر کرنا مسجدون مین اور مشاہد مشرفہ مین بلکہ

حکم غیر عادت
سکا جاری کا
حکم عادت سے
جاری کا ہی

داخل ہونا اوہو مین مکرو واسطی کذرجانی کی ایک دروازہ سی مسجد کی دوسری
دروازہ سی اسکی سوای مسجد الحرام اور مسجد مدینہ کے پانچوان پڑہنا اوہو ڑا
ہی سورہ عزائم کا ہی اور وہ چار ہین سورہ اقرء اور سورہ والنجم اور سورہ
الم تنزیل اور سورہ حم سجدہ اور اگرچہ پڑہنا بسم اللہ کے ٹکری کا ہوی
لیکن قصد سی او نہین سورونکی ہوی اور ایسا ہی واجب ہوتا ہی نذر کرنی
سی اون تمام چیزونکی جو آگی ذکر کیا گیا چہٹا داخل ہونا مسجد مین اور ساتوان
کہ جو حکم ہین مسجد کے ہی واسطی رکہنی کسی چیز کی او نہین بحث تیسری او جبات
مین اوس غسل کے ہی اور وہ کتنی چیزان ہی اول نیت ہی دوسرا قائم رکہنا
نیت کا ہی تیسرا دہونا ظاہر جلد کا ہی چوتہا ترتیب ہے سوای غسل ارتما
سی کے اس طور سی کہ اول تمام سر کو دہوی اور گردن کو سر کے سات دہوی
اور چاہئی تہوڑا بدن سی ہی دہوی من باب المقدمہ اور بعد آدہی بدن کو
سیدہی طرف کی دہوی اور چاہئی تہوڑا بدن بائین طرف کا ہی دہوی من
باب المقدمہ اور بعد آدہی بدن کو بائین طرف کے دہوی اور چاہئی تہوڑا
بدن سیدہی طرف کا ہی دہوی من باب المقدمہ اور اقوی وہ ہی کہ عورت

اوزناف داخل ہوتی ہین تصنیف مین پس آدہی کو سیدہی طرف کے سیدہی طرف کے بدن کے سات دہوی اور آدہی کو بائین طرف کے بائین طرف کے بدن کے سات دہوی لیکین اولی دہونا تمام اوس عورت کا اوزناف کا ہر دو طرف کے سات ہی اور اجزای عضا کی درمیان ہین ترتیب نہین ہی اور کفایت کرتا ہی ڈبانا سر کا پانی مین پہلی بار اور بعد از اسکی ڈبانا سیدہی طرف کو اور بعد از اوسکی ڈبانا بائین طرف کو وہ جو کچہ کہ ذکر کیا گیا غسل ترتیبی مین تہا لیکین واسطی غسل کے کیفیت دوسری بہی ہی کہ کفایت کرتی ہی ترتیب سی اور وہ مراد ہی ڈبانا بدن کو پانی مین پس چاہئی پانی گہیر لیوی تمام بدن کو اور تمام بدن ڈہپ جاوی پانی مین اور کفایت کرتا ہی دہونا تمام بدن کا وقت مین گہیر لینی پانیکی تمام بدن کو اگرچہ دہوی جانا ایک دوسری کی پیچہی ہوی اور اس غسل مین چاہئی کہ نیت نزدیک گہیر لینی پانی کی تمام بدن پر ہوی اور کفایت کرتا ہی نزدیکی مین قائم رکہنا قصد نیت کا پانچوان مطلق ہونا پانی غسل کا ہی اور پاک ہونا اوس پانی کا اور مباح ہونا اوس پانی کا اور مباح ہونا جای غسل اور مباح ہونا اس جای جو کرتا ہی پانی غسل کا جسمین اور مباح ہونا باسن کہ غسل اوس سی

کری

کرتی ہین اور اپنا غسل اپنی ہات سی کرنا مکلف کا حال اختیار مین اور یہہ کہ مانع
استعمال سی پانیکی نہوی مرض سی اور اوسکی ضرر کا جیسا کہ وضو مین گذرا اور واجب ہے
پاکی اعضاکی پس اگر مجنب ہوی تمام بدن یا تہوڑا بدن سی چاہئی کہ غسل کے آگی دہووے
اوس جای نجس کو بعد از دہونی نجاست کے پانی غسل کا جاری کری اور آیا کفایت
کرتا ہی ایک دہونا واسطی نجاست کی اور غسل کے یا نہین اور اوس کفایت کرنی
مین وجہ ہی قوی خصوص غسل ارتماسی مین کہ پانی مین لاکن احوط خلاف اس
قول کا ہی[2] یعنی اوّل نجاست کو دہوی بعد اوسکی پانی غسل کا جاری کری اور
جسوقت کہ شک کری دہونی مین سر کی سیدہی طرف دہوتی سو وقت مین یا شک
کری دہونی مین سیدہی طرف کے بائین طرف دہوتی سو وقت مین اوس شک پر
اعتبار نکری[3] اور موالات واجب نہین ہی غسل مین اور کفایت کرتا ہی غسل جنابت
وضو سی جس چیز کے واسطی کہ شرط کیا گیا ہی وضو اور لیکن غسل مس میت پس بیان
کیفیت غسل مس میت کی ترتیب مین اور ارتماسی مین مانند غسل جنابت کے
ہی اور سبب اوس غسل میت کا چہونا انسان کی میت کا ہی اگرچہ کافر ہوی
بعد ٹہنڈی ہونی تمام بدن کی اور غسلون کے آگی اور ایسا ہی واجب ہے دہونا

[2] بلکہ اقوی خلاف اس قول کے ہی

[3] احوط بلکہ اقوی اور اشہر اعتبار کرنا ہی جیسا کہ وضو مین گذرا

بات کا اگر رطوبت رکھتا ہوے وقت ملنے کی مقصد تیسرا تیمم مین ہی او
اوس تیمم مین کتنی بحث مین بحث پہلی بیان ہین اون امرون کے جو جایز
کرنے والی تیمم کی ہی یعنی وہ امران کہ واسطے ان امرون کی جایز ہوتا ہی تیمم
اور جامع تمام اون امرون کا عاجز ہونا برتنی سی پانیکی ہی عقلاً ہو یا شرعاً
ہو اور حاصل ہوتا ہی وہ عاجز ہونا کتنی امرون سی پہلا اون امرون سی
نہ پانا پانی کا ہی اس قدر کہ کفایت کرے پاکی کو کیا غسل ہوے اور کیا وضو
ہووے لیکن چاہیے کہ اس طور پر ہوے کہ صدق کرے اوس نپانے پانی پر یہہ معنی
جسوقت کہ ایسی جنگل مین ہوے کہ احتمال کرے ہونا پانی کا کوئی بہی ایک
طرف مین سی پس شرط ہی جواز مین تیمم کی طلب کرنا پانی کا موافق یک تیر کے
تپ کے اوس جنگل مین جو صاف نہین ہی اور موافق دو تیر کی تپ کے اوس جنگل
مین جو صاف ہی چہار طرف سی اور تمام اون امرون سی ایک خوف
ہی اگرچہ چورون سی ہوے یا اوسکی سرکا ہووے اون چیزون سی کہ حاصل
ہوتا ہی اون چیزون سی ڈر اذیت کا جان پر یا عیال پر یا مال جو ضرور
حاجت کا ہووے اور موافق حال اس شخص کے بہت ہووے جسوقت چاہیے پانی

تک پہنچی اور تمام اون امرون سی قدر اذیت کا ہی کہ مانع برتنی سی پانی
کی ہوی اعتبار سی مرض کی یا انکہہ کی درد کی یا زخم کی یا اوسکی سر کی چیزون سی
کہ اذیت ہوتی ہی اون چیزون سی سبب برتنی پانی کی لیکن چاہیی کہ اوپر طور ایک کی ہوی کہ
ملجاوی جبیری سی اور وہ جو کچہ کہ حکم مین جبیرہ کی ہی جیسا کہ گذرا اور تمام ان امرون سی
تنگ ہونا وقت کا ہی ڈہونڈنی مین پانیکی یا برتنی سی پانیکی اور تمام اون امرون
سی واجب ہونا برتنا اوس پانی کا جو کہ موجود ہی دہونی مین نجاست کی اور
اسکی سر یکا امرون سی کہ کفایت نہین کرتا ہی سوای پانی کی اون مین
بحث دوسری چیز ایک مین کہ تیمم کیا جاتا ہی اس چیز پر اور وہ چیز صعید
ہی اور مراد اوس صعید سی مطلق روی زمین ہی کیا خاک ہوی اور کیا
سوای اوس خاک کی ہوی مثل ریتی کی اور جو کچہ کہ ملجاوی زمین کی نام مین[۲] اور
شرط ہی مباح ہونا جای تیمم کی اور پاکی اوس جائی کی اور جسوقت کہ نہ ملی وہ
صعید کہ تیمم اوس صعید پر صحیح ہی تیمم کری غبار جامی پر اپنی یا گہوڑیکی زین
کی نمدی پر یا ایال پر چہار پایون کی یا سوای اونکی وہ جو کچہ کہ ملا ہوی غبار
زمین پر اور اگر وہ بہی نہ ملی تیمم کری کیچڑ پر[۳] لیکن اگر ہوسکی سوکانا اوس کیچڑ کا

[۲] احوط یہ ہی ... خالص ...
[۳] ... اوس ... غبار ...

پس واجب ہے سوکانا اوس کیچڑ کا اور صحیح نہین ہی تیمم کرنا برف پر پس جب وقت
کہ نہ پاوی مکلف سوای برف کی اور وہ کچہ کہ ذکر کیا گیا اور نہو سکی اوس
برف سی تمام کو دہونا پس وہ شخص فاقد طہورین ہوگا اور ساقط ہوتا ہی اوس شخص
سی فعل واجب ہونی سی طہورین کے یعنی پانی اور زمین اور چاہی قضا کری
اوس فعل واجب کو بحث تیسری کیفیت مین تیمم کی ہی اور کیفیت اوس
تیمم کے حال اختیار مین مارنا اندر کی طرف کو دونو ہاتہ زمین پر ایکبار پس
مسح کرنا اون سی تمام پیشانی اور دونو جبین کو بال کے اوگنی کے جائی سی ہون
تک اور ناک کی اونچی تک اور احوط مسح کرنا دونو بہون کا بہی ہی پس
بعد از اسکی مسح کرنا تمام ہاتہ کی پیت کا ہی پونچہ سی ناخن تک اندر کی طرف سے
باین ہاتہ پس بعد از اوسکی مسح کرنا باین ہات کے پیٹ پر پونچہ سی ناخن
تک باطن سی سید ہی ہات کے ہی اور مسح انگلیونکی بیچمین واجب نہین ہی اور
اگر کسی طرح سی نہو سکی مارنا اندر کے طرف کو اور مسح اوس سی تو بدل ہوتا ہے
فرض طرف ہات کی پیت کی پس واجب ہے مارنا پیت سی اون ہاتون کے
اور مسح کرنا پیت سی انہین ہاتون کے اور نجس ہونا ہتیلی کا اور کسی طرح سی

احوط وہ ہی کہ تیمم کری پہلی برف پر بعد از اوسکی وضو کری اس طور سی کہ مسح کری اعضای وضو کو برف سی اور نماز کری اور بعد از اوسکی قضا کری

ہو رہا

نہو سکی دور کرنا نجاست کا اور نہ پہیلنی والی ہوی نجاست عذر نہین ہی اگرچہ
پہیلی ہوی نجاست تمام اندر کی طرف کو یا ہتہ کی بلکہ واجب ہی مارنا اندر کی
طرف کو اور مسح کرنا اوسی سی اگرچہ نجاست مانع بہی ہوی پونہچنی سی جلد کی زمین
پر لیکن اوس صورت مین کہ قدرت دور کرنی پر نجاست کی اور پاک کرنی پر
اوسکی نہوی اور ایسا ہی ہی جسوقت کہ وہ نجاست جس چیز کو کہ مسح کرتی ہین
اوس مین ہوی لیکن جسوقت کہ نجاست پہیلنی والی ہوی اور نہو سکی سکھانا
پس بدل ہونا فرض کا اس صورت مین ہیت کے طرف پاوٗن کی وجہ رکہتا ہی بحث
چوتہی اس چیزین کہ واجب ہے تیمم مین اور واجب ہے اوس تیمم مین نیت
اور چاہئی کہ نزدیک ہوی نیت زمین پر ہات مارتی سو وقت مین اور نیت
اس طور سی کری کہ تیمم کرتا ہون مین وضو کی بدلی یا غسل کے بدلی اور واجب
نہین ہے نیت کرنا مباح ہونا نماز کا اگرچہ بہتر ہی اور نیت دور کرنا حدث
کی وجہ نہین رکہتی ہی اور واجب ہے تیمم مین اپنا تیمم آپ کرنا اور درمیان مین
تیمم کی فاصلہ نہونا اور ایک کی پیچہی ایک ہوی جیسا کہ ذکر ہوا اور شروع
کری اوپر سی نیچی کو کہینچی اور واجب ہے دور کرنا جو چیز کہ مانع ہوی جسکی مسح کرتی

ہین اور جبیرہ کہ مسح کرتی ہین اور ایسا ہی واجب ہی پاک ہونا ہر دو کا وہ جو کچھ کہ ذکر کیا گیا حال اختیار مین تہا اور لیکن حال بی اختیار مین پس کرتا ہی حکم اوس چیز کا جو کہ ہو سکی اور صاحب جبیرہ چاہئی کہ مسح کری جبیرہ کی اوپر اس طور سی جیسا کہ وضو مین ذکر ہوا اور تیمم جسوقت کہ بدل وضو سی ہوی کفایت کرتا ہی اوس تیمم مین ایکبار مارنا ہاتون کو خاک پر واسطی مونہہ کے اور واسطی ہاتون کے اور لیکن جسوقت کہ بدل غسل سی ہوی ضرور ہی اوس تیمم مین دو بار مارنا ہاتون کو خاک پر ایک واسطی مونہہ کے دوسرا واسطی ہاتون کے[۲] بحث پانچوین احکام مین تیمم کے ہی اور صحیح نہین ہی تیمم کرنا واسطی فریضی کے آگی داخل ہونی وقت کی اور بعد از داخل ہونی وقت کی صحیح ہی تیمم اگرچہ وقت مین گنجایش ہووی کیا امید رکہتا ہووی دور کرنی مین عذر کی آخر وقت تک یا نرکہتا ہووی[۳] اور لازم نہین ہی بعد از ہو سکنی وضو کی اعادہ نماز کا کہ کیا ہی اسکو اور جو شخص کہ تیمم کری واسطی نماز کی وقت مین اوسی نماز کی جایز ہی کہ دوسری نماز کو اول وقت مین اوس نماز کی اوسی تیمم سی کری پس جو شخص کہ تیمم کیا واسطی نماز ظہر کی اور عصر کی نماز مغرب کو اول وقت مین اوسی تیمم سی کر

[۲] احوط وضو مین بہی دو بار ہے

[۳] احوط بلکہ اقوی صورت مین امید دور ہونے عذر کے تاخیر کرنا ہی آخر وقت تک

سکتا ہی اور تیمم قائم ہوتا ہی جائی مین وضو کی اور غسل کی نسبت کرتی ہی اوس

چیز کی کہ وضو اور غسل مطلوب ہے شرع مین واسطی اوس چیز کی مگر وہ وضو جو بیتا کی

بیٹھنی کی لئی واسطی بجالی آنی نماز واجب کی اول وقت مین کرتی ہین اور توڑ

تا ہی اوس تیمم کو ہر قسم کا حدث کیا اصغر ہوی کیا اکبر یعنی وضو کو توڑنی والی

چیزین ہوین کیا غسل کو واجب کرنیکی چیزان ہوین اور ایسا ہی توڑتا ہی تیمم

قدرت ہو جانی سی برتنی پہ پانیکی اور اگر محدث ہوی حدث اکبر سی یعنی غسل

اوسپر واجب ہوی لیکن سوای غسل جنابت کی واجب ہے یہہ کہ دو تیمم کری ایک

بدل غسل کی دوسرا بدل وضو کی اور جسوقت کہ پاوی پانی کو بعد شروع کرنی نماز

کی پس اگر آگی رکوع کی رکعت اول مین ہوی باطل ہوتی ہی نماز بہی اور اگر بعد از

اس رکوع کی ہوی صحیح ہی نماز اور لیکن خاتمہ پس اوس خاتمہ مین کئی بحثین ہین

بحث پہلی نجاستون مین ہی اور گنتی مین وہ نجاستان دس ہین پہلا اور

دوسرا پیشاب اور فضلہ یعنی پاخانہ اس جانور کا کہ کہانا گوشت اس جانور کا

حرام ہوی اگرچہ حرام ہونا اوس جانور کا عارضی ہوی یعنی آگی تہا بعد از

ہوا ہوی مانند جلّال کی یعنی اکثر پاخانہ کہانی والا جانور اور موطوء انسان

۲ ... اور وہ ہی
اوس تیمم کا قائم ہوتا ہی
جائی مین اوس وضو
اور ہر غسل کی جو مطلوب
اون وضو اور غسل
سی دور کرنا
حدث کا ہوتا ہی
عف

کے یعنی انسان اوس جانور سی برافضل کیا ہوی لیکن اس صورتمین کہ واسطی
اوس جانور کے نفس سائلہ ہوی یعنی لہو اسنا کہتا ہوی جب اوسی کاٹی تو بہی
تیسرا منی ہی ہر جانور کے جو صاحب نفس سائلہ ہوی کیا حلال گوشت ہوی
وہ جانور کیا حرام گوشت ہوی چوتہا میتہ ہی یعنی مردہ ہر جانور سی کہ صاحب
نفس سائلہ ہوی اور نجاست خاص کئی گئی ہی اوس چیز سی کہ حیات اوس چیز
مین درآی ہوی اور مانند اوسکی ہی جو ٹکڑا کہ جدا ہوتا ہی اوس چیز سی
وقت جلیتی رہنی مین جسوقت کہ اوس ٹکڑون سی ہوی کہ حیات جن مین
درائی ہوی اور استثنی یعنی خارج کئی گیا ہوا ہی اوس حکم سی وہ چہوٹی ٹکری
کہ جو جدا ہوتی ہین بدن سی انسان کے مانند پوست کے کہ جدا ہوتا ہی ہونٹون
سی اور جو اوسکی سر کا ہی اور ایسا ہی استثنی کئی جاتا ہی اوس سی نافہ جلیتی
ہرن کا پانچوان لہو ہی ہر جانور سی کہ صاحب نفس سائلہ ہوی اور جسوقت
کہ لہو مشتبہ ہوی کہ صاحب نفس سائلہ سی ہی یا نہین حکم کئی گیا ہوا طہارت
پر ہی اور جو لہو کہ نطفہ نجس اوس سی بدل ہوتا ہی کہ اوسکو علقہ کہتی ہین
نجس ہوتا ہی اگرچہ انڈی مین مرغ کی ہوی چہٹا سا توان کتا اور سوٴر جو

نافہ مشک کا اگر مسلمان سے خرید اجاوی حکم کئی گیا ہوا طہارت پر ہی اور اگر جلیتی ہرن سی جدا کرین احوط پرہیز کرنا ہی اوس نافہ سی

خشکی مین رہتی ہین اور نجس العین مین یعنی گوشت ہڈی چمڑا بال لہو اور نہو کا
اور پانی او نہو کی منہہ کا کل نجس ہی آٹھوان جو چیز کہ نشا کرتی ہی کہ بہنی والے
ہوی اصل مین کیا تیار کرین ہون انگور کے پانی سی اور کیا سوای اوس
انگور کے اور لیکن جو چیز کہ نشا کی ہی اور بہنے والی ہوی اصل مین وہ پاک
ہی اگرچہ کہانا اوس کا حرام ہی اور حکم مین اوس نشا کی چیز کی جو بہنی والی ہے
اصل مین عصیر عنبی ہی یعنی انگور کا شیرا جسوقت کہ جوش ہوی آپ سے
آپ یا آگ دہنی سی کیا حاصل ہوی واسطی اوسکی ابال یا نہو ی اور حرام
ہونا جدا نجاست سی اوسکی نہین ہوتا ہی اور لیکن جسوقت کہ جوش نہ آیا
ہوی پاک ہی اور حرام بہی نہو کا اور لیکن عصیر سوای عنبی کے تمام قسمون
سی پاک ہی نوان فقاع ہی یعنی بوزہ دسوان کافر ہی گیارہوان
او بارہوان پسینا جنب حرام سی اور پسینا اونٹ جلال کا بنا کرتی اوپر
احوط بلکہ اقوی کی بحث دوسری بیان ہین کیفیت نجس ہونی ملنی والی
چیزون کی نجاستون سی نجس ہوتی ہی ملنی والی چیز نجاست سی جسوقت کہ
ایک بہی اون دونو سی تری رکہتی ہوی کہ اپنی سی دوسری کو اثر کری

اور حکم نجس ہوی سو چیز کا حکم نجس چیز کا ہی اور پتلی چیزوں مین اثر کرتی ہی
نجاست تمام اون جزون مین کہ جو ملی ہوی ہین اوس چیز سی کہ ملا ہوا ہی
نجاست سی مگر جو اجزا کہ اوپر رہتی ہین نسبت کرتی اوس چیز کی جو ملا ہوا ہے
نجاست سی بہنی کی حال مین اور لیکن جامدات پس نجاست خاص ہے ملنی والی
چیز سی اور اثر سوای ملنی والی چیز کے دوسری چیز مین نہین کرتی اور ثابت نہین
ہوتا نجس ہونا کسی چیز کا مگر یقین ہی یا خبر دہتی سی ہمیشہ رہتی والی کی یا
گواہی سی دو عادل کے یا ایک عادل کے بنا کرتی اوپر اقوی کے اور ثابت نہین
ہوتا گمان سی یہان تک کہ جای جمع ہونیکی غسالہ حمام کی یعنی بدن دہونی
سو پانی حمام کی اور نہ شک سی نجاست بہتیری احکام نجاستون کے ہی جانکہ شرط
ہی صحیح ہونی مین نماز کی اور جو تابع ہین اوس نماز کی پاک ہونا ظاہر بدن نماز کرنی
والی کا اور ناخن اور بال اوسی نماز کرنیوالی کے اور اسکی سر کی چیزان تابع
بدن کے ہی اور فرق نہین ہی درمیان مین بہت کے اور تہوڑیکی اوس بدن کے
اور ایسا ہی شرط ہی پاک ہونا لباس نماز کرنی والی کا وقت مین نماز
کی کیا وہ لباس ڈہانپنی والا عورت کا ہوی یا نہوی مگر وہ چیزین جو اگی

معلوم

معلوم ہونگی اور طواف کیا واجب ہوی اور کیا سنت ہوی مانند نمازکے ہی اون شرطون مین جو ذکر کئی گئین اور فرق نہین ہی شرطون مین طہارت بدن کے اور کپڑیکی اور اسمین کہ مکلّف جانتا ہوی واجب ہونا پاک ہونا بدن کا اور جامی کا اور باطل ہونا نماز کا سوای اوس پاکی کی یا نہ جانتا ہوی بلکہ جسوقت بہول جاوی دور کرنا نجاست کا اور خبردار ہوی مگر بعد از نماز کی یا درمیان مین نماز کی نماز اوسکی باطل ہی اور واجب ہے اعادہ کرنا اوسکا نماز کا وقت مین اور قضا کرنا اوس نماز کا سوای وقت کی یا جسوقت کہ نہ جانتا ہوی نجاست کو اور خبردار ہوی نجاست پر مگر بعد از نماز کے جانا اور خبردار ہوا نماز اوسکی صحیح ہی اور واجب ہے پاک ہونا وہ جو کچہ کہ کہاتا ہی اور پیتا ہی اور حرام ہی کہانا نجس چیز کا اور جو چیز کہ نجس ہوے ہی اور واجب ہے پاک ہونا جای سجدیکی نماز کرنی والی کی نہ جای تمام اعضا کے مگر اس صورتمین کہ نجاست اثر کرنی والی ہوی کپڑی مین اور بدن مین اور حرام ہی نجس کرنا مسجدونکو اور جو کہ حکم مین مسجدونکے ہی مشاہد مشرفہ سی اور سوای اون مشاہد مشرفہ کے اون چیزون سی کہ واجب ہے بزرگی انہوکے

شرع انور مین اور فرق نہین ہی درمیان مین نجاست اثر کرنی والی کے اور
نہین اثر کرنی والی کی جسوقت نہین اثر کرنی والی بسبب ہتک حرمت کا ہوی
مانند رکہنی مری ہوی جانور کی اور پاخانہ سوکی ہوی کے اور اوسکی سوا کی چیزان
مسجد مین ہان جسوقت کہ نجاست اثر نہین کرنی والی ہوی اور بسبب ہتک کا
بہی نہوی قوی ہی حرام نہونا رکہنی کا اسکی مسجد مین اور نہین واجب ہے دور کرنا
اوسکا اور جایز نہین ہی نفع لینا جو ذات سی اپنی نجس ہی سو چیزان اوسی کی اور
وہ جو کچہ کہ حکم مین اوہو کی ہی نجس ہوی سو چیز سی کہ قابل پاک کرنیکی نہوی مگر
تیل نجس کہ جایز ہی جلانا چراغ مین نجست [illegible] ہتی اوس چیز مین جو عفو ہوی
ہی نجاستون سی نماز مین اور وہ کتنی چیزان ہین پہلا لہو دنبل کا اور زخم
کا ہی پس عفو ہوا ہی اوس خون سی بدن مین اور لباس مین نماز کرنی ولی
کی یہان تک کہ اچہی ہو جاوین اور فرق نہین ہی درمیان مین اسکی کہ مشقت
ہوی دور کرنا اوس نجاست کا یا نہوی اور ہو سکی بدل کرنا کپڑیکا یا نہو سکے
بلکہ ظاہر وہ ہی کہ عفو اوس کپڑی سی ثابت ہی جسوقت کہ اثر کری ہوی
اپنی جائی سی دوسری جائی پر لیکن چاہئی کہ جان بوجہکر ایسا نکرین کہ اثر

کری

کری دوسری جاہی پر بلکه دور نہین ہی بہیه که تابع ہوی اوسکی یتین عفو مین پسینا
اوس شخص کا اور اوسکی سر کی جیزان اور لہو بواسیر کا دنبل کے سر کا بہی دوسرا
لہو که بدن یا جامی مین ہوی که کم درہم بغلی سی ہوی یعنی ہتیلی مین کا گڑہ یا انگوٹہی
کا ناخن احتیاطا او ریتین خون سی یعنی حیض و نفاس اور استحاضه سی نہوی بلکه
حرام گوشت کا بہی نہوی ستیرا حمل کرنا متنجس کا یعنی اپنی نزدیک رکہنا نجس
ہوی سو جیز کو نماز مین اگرچه قبا پہنی والی عورت کی ہوی چوتہا نجاست جس
لباس کو لگی ہوی که نماز تنہا اوس لباس مین تمام نہوی یعنی وہ نجاست لگی
سو کپڑا تنہا قبا پہنی والا عورت کا نہوی مانند موزہ او پہنیا بہ کے اور اوسکے
سر کی جیزان ہان جسوقت کی پوست سی مری ہوی کی اور کتی کی اور سور کے
نہوی نماز اوسمین جایز نہین ہی پانچوان پیشاب کپڑیمین جو پرورش کرتی
ہی بچی کو جسوقت کی رات اور دن مین یکدفعه اوس کپڑیکو دہوی اور نزدیک
اوس پرورش کرنی والی کی سوای اوس کپڑیکی دوسرا کپڑا نہوی بحث
پانچوین پاک کرنی والی جیزو نمین ہی اور کیفیت پاکی کی اور وہ جو کچہ که
قابل پاکی کے ہی اون پاک کرنی والی جیزون سی پاک ہوتی ہین پہلا

پاک کرنی والون سی پانی ہی اور پانی پاک کرتا ہی نجس ہوی سو اس چیز کو
کہ ہو سکی گہوسنا پانی کا اوس نجس ہوی سو چیز مین مگر پانی مضاف کہ وہ پاک
نہین ہوتا ہی مگر وہ کہ اضافت سی نکل جاوی اور پاک ہوتا ہی پانی سی خود پانی
جسوقت کہ نجس ہوا ہوی لیکن شرط ہی کہ پاک کرنی والا پانی اس طور پر ہوی
کہ قبول نجاست نکری ملنی سی نجاست کی مانند کر کی اور اوسکی سر یکا بر خلاف
سوای پانی کے تمام نجاستون سی پس وہ نجاستان پاک ہوتی ہین کرسی
کم پانی سی کر اور کرسی زیادہ پانی سی لیکن بعد از دور ہونی عین نجاست کے
اور اقوی وہ ہی کہ جسوقت پاکی آب کثیر سی ہوی کیا جاری ہوی اور کیا
غیر جاری مثل کر کی اور آب چاہ کی لازم نہین ہی نچوڑنا اور نہ گھنتی
اور نہ وارد ہونا پانی کا اور پر نجاست کی اور جسوقت کی پاکی کرسی کم پانی
سی ہوی واجب ہے اوس پاکی مین دو دفعہ ہو جانا پانی غسالی کا اوس نجس
ہوی سو چیز سی تھوڑا ہی اور لازم نہین ہی دور ہونا تمام پانی کا اوس
نجس ہوی سو چیز سی اور حاصل ہوتا ہی دور ہونا پانی کا نچوڑنی سی بلکہ
زیادہ ڈالنی سی پانیکی یکدفعہ یا دو تین دفعہ اس قدر کہ غسالہ نکل جاوی اور

[Margin notes:]
او ن شیمحون سی ... تنجیس ... مین ... نکلی
احوط واجب ہے گھنتی اور نچوڑنا اگرچہ درمیان مین پانیکی نچوڑین
احوط اور اقوی کفایت نکرنا اس اخیری کا ہی

واجب ہی اوس پاکی مین وارد کرنا پانی کا اوپر نجاست کی اور واجب ہی دو
مرتبہ دہونا نجس ہوی سو چیز مین پیشاب سی سوای بچی کی پیشاب کے مگر پیشاب
نکلتا سو جای کو یکدفعہ دہونا کفایت کرتا ہی جسوقت کے پہیلا نہوی اپنی جای
سی اور واجب ہے اوس نجاست مین وارد کرنا پانی کو اوپر نجاست کی اور
کفایت کرتا ہی یکدفعہ دہونا پاکی مین جو چیز کی نجس ہوتی ہی سوای پیشاب کے
سوای پاسنون کے اگرچہ دور ہونا عین نجاست کا اوس ایکدفعہ دہونی مین
ہوی جسوقت کے پانی آگی یقین ہونی دہونیکی ساتہ اوس ایکدفعہ کے بدل نہ گیا ہوی
اور اگر بدل گیا ہوی وہ پانی لازم ہی کہ اوس چیز کو دوسری بار دہوی اور
لیکن پاسنین پس جسوقت کے نجس ہوین کتی کی منہہ کے پانی سی پس واجب ہے اوس
پاسنون کو تین بار دہوین کہ اول سو کی متی سی ملکر گیلی کر کر دہو ڈالین اور
کفایت کرتا ہی ڈالنا پانی کا پاکی مین پیشاب سے بچی کے کہ کہانا نہ کہاتا ہوی
لیکن کفایت کرنا پاکی مین پیشاب سے بچی کی جب تک کے دود پلانا شرع اور ملین
جایز ہی اور جسوقت کے کپڑا کو رنگ گئی ہوین نجاست سی یا نجس ہوی سو
چیز سی پاکی اوس کپڑیکی حاصل ہوتی ہی دور ہو جانی سی وہ جو کچہ کہ اوپر اوس

کپڑیکی نجاست سی ہی اور دہونا اوس کپڑیکا کیا کرسی کم پانی سی ہوی اور کیا

زیادہ پانی سی ہوی ہان واجب ہے یقین ہونا خالص پانیکی مضاف ہوجانی پر اگے

دہونا حاصل ہونیکی اور کیفیت پاکی باسنون کے کیا چہوٹے ہوین کیا بڑی ہوین

زیادہ پانی سی ظاہری اور لیکن کیفیت پاکی ان باسنون کی تہوڑی پانی سی پس

اسطور پر کرین کہ ڈالین پانیکو باسن مین اور پہرادی اسطور سی کہ جاری

ہوی تمام باسن پر ایسا جاری ہونا کہ اوس سی دہوی جانا ثابت ہوی

بعد از اوسکی پانیکو نیچی ڈالدیوی اور لیکن جو باسنی کہ بڑی ہین اور جو صفین

اور جو اسکی سریکی ہین کہ پہیرنا پانی کو اوس طور پر جو ذکر کئی گیا آگی اونہو نہین

لازم نہین ہی بلکہ کفایت کرتا ہی جاری کرنا پانی کو اوپر تمام اجزا پر

انہونکی اور بعد از جاری کرنیکی باہر نکالی دہوئی ہوی پانی کو کہ جمع ہوا ہے

درمیان مین اونہونکی دوسرا پاک کرنی والی چیزون سی زمین ہے اور وہ

زمین پاک کرتی ہی زیادہ جائی سی استنجی کے جو چیز کے لگی رہتی ہی اوس زمین

سی پاون سی اور جو چیز کہ حفاظت کرتی ہی پاونکو مانند جوتی اور موزہ

اور اوسکی سریکی راہ چلنی سی اوپر زمین کے یا ملنی سی اوپکی زمین پر یہان تک کے

اور شرط ہی رنگ کئی ہوی کپڑیمین نجس العین سی کہ دہویا ہو پانی بدلا ہو اہو نہ اوی برخلاف اس کپڑیکا جو رنگین متنجس چیز ہے ہوی ہے

احوط وہ ہے نہین پار ہی کرین مطلقا یعنی آب کثیر ہوی یا قلیل ہے

احوط ہی اور وہ ہی کہ جو یہین کہ نکلتی ہین پہنی ہی یا اس ہین سی

ہین سی

ہین

عین نجاست دور ہو جاوی اور اوتی وہ ہی کہ شرط ہی پاک ہونا زمین کا اور خشک
ہونا اوس زمین کا اس صورت سی کہ رطوبت زمین کے اثر کرنیوالی پاؤں مین نہوی
پس خوف نہین ہی رطوبت کہ ایسی نہوی[۲] تیسرا اون پاک کرنی والون
سی آفتاب ہے اور وہ آفتاب پاک کرتا ہی زمین کو اور جو چیز اوٹھائی نہین
جاتی زمین سی مانند گھرونکی اور وہ جو کچھ کہ جڑی گئی ہوی ہین اوس گھر مین
اور اوسکی سریکی بعد از دور ہونی عین نجاست کی اون چیزون سی پڑنی سی
دھوپ کے اوپر اون چیزونکی یہان تک کہ سکاوی دھوپ نے اون چیزونکو
ایسا سکانا کہ نسبت اوس سکانیکی دھوپکی سات ہوی چوتھا بدل جانا نجس کا
یا نجس ہوی سو چیز کا ہی دوسری جسم کے سات کہ وہ جسم حکم کئی گیا پاکی پر ہوی
پانچوان کم ہو جانا دو تیسری حصی کا ہی آگ سی عصیر مین چھٹا نقل کرنا ہی
یعنی ایک مین سی دوسری مین جانا اس صورت سی کہ نقل کئی گیا ہوا
نسبت دیا جاوی اوس چیز سی کہ نقل طرف اس چیز کی ہوا مانند نقل کرنی
لہو جانور کا کہ جو نفس سائلہ رکھتا ہوی اوس جانور مین جو نفس سائلہ نرکھتا
ہوی ساتوان پاک کرنی والون سی اسلام ہی اور وہ اسلام پاک

[۲] [illegible]

کرتی ہی تمام قسم کے کافرون کو مگر مرتد فطری یعنی جسکی مان اور باپ مسلمان
ہوی اور وہ کافر ہوجاوی بعد اسلام کے اور مرتد ہوی آتوان تبعیت ہے
پس جسوقت کہ اسلام لاوی کافر پاک ہوتا ہی اوس کافر کے سات بچہ اوس
کافر کا اور پاک ہوتا ہی اطراف باولی کی مطلقا اور جو شخص کے پانیکو کہینچتا ہے
سوای اوسکی تبعیت سی باولی کی مطلقا یعنی سب چیزین اور ایسا ہی ہی جو
شخص کے مشغول کم کرنی ہین دو تہیری حصی عصیر کے ہوتا ہی بلکہ کپڑی اوس
شخص کے بہی پاک ہوتی ہین تبعیت سے اوس تہیری حصی عصیر کے اور اب ہے
سوای اہونکی وہ جو کچہ کہ سیرت مستقر ہی طہارت پر ان چیزونکی
تبعیت سے یعنی زمان پیغمبر اور ائمہ علیہ و علیہم السلام کے زمانے سی
آج تک پاک سمجتی ہوی مسلمانان تبعیت سے توان دور ہونا عین
نجاست کا سوای انسان کے تمام جانورون سی اور ایسا ہی ہی دور
ہونا عین نجاست کا جو جائین کہ چہپے رہتے ہین بدن سے انسان کے مانند
ناک کے او مہنہ کے اندر کے جای اور سوای اوسکی دسوان غایب ہونا ہے
یعنی چہپ جانا اور وہ غایب ہونا پاک کرنے والون سی ہے بدن کو

انسان کے اور کپڑی کو اور فرش کو اور باسنون کو اوس انسان کے اور

سوای اونہو کی وہ جو کچہ تابع انسان کے ہی جسوقت کہ جانتا ہوی وہ انسان

نی نجاست کو اون چیزون کے اور احتمال رکہتا ہوی پاک کرنی کو بلکہ کفایت

کرتا ہے احتمال کرنا پاکی کا اگرچہ نہ جانتا ہوی نجاست کو گیارہوان

استبرا کرنا جانور حلال گوشت کا کہ جلال ہوا ہوی ایسی چیز ایک سی

کہ اوس جانور کو نام سی حلال ہونیکی باہر کردیوی پس وہ استبرا پاک کرتا ہے

پیشاب اور پاخانہ اوس جانور کا نجس جیسی حرام ہی برتنا باسنون

کا سونی کے اور روپی کے کہانی مین اور پینی مین اور پاکی مین حدث سی

اور جنبت سی اور حرام ہی نگاہ رکہنا اون باسنون کو واسطی متاع کے

اگرچہ نہ برتین اون باسنون کو اور مراد اون باسنون سی یہہ ہی کہ لوگ

اونہو کو باسن کہین اور اقوی یہہ ہی لازم ہی دور کرنا اوس باسن کو جو اوپر

اوس باسنکی سونہا یا روپا مڑا ہوی تمام پر یا بہوت پر اس صورت سی

کہ اگر جدا کرین اسکو البتہ باسن باسن پینی سی بگرنہ جاوی اپنی صورت

پر باقی رہی لیکن اس صورت مین کہ ملجاوی اور ایک ہوجاوی اوس

باسن سی کتاب نماز کے اور اس کتاب مین کتنی مقصد ہین مقصد پہلا
مقدمات مین نماز کی ہی اور وہ مقدمی چہی ہین مقدمہ پہلا بیان ہین فرض
نمازونکی گنتی ہین ہی اور بیان ہین اونکی وقتونکی اور بہوتڑی سی احکام ونکے
اور اوس مقدمی مین کتنی بحث ہین بحث پہلی جانکی نماز دو قسم پر ہی واجب
اور سنت لیکن نماز واجب پس اوس زمانی مین پانچ ہین اول نماز یومیہ
یعنی جو روز پانچوقت پہڑتی ہین اور اوسی یومیہ سی نماز جمعہ ہی دوسری
نماز آیات یعنی سورج گران اور چاندگران اور اوسکی سریکی تیسری نماز
طواف واجب چوتہی جو نماز واجب ہوی ہوی واسطی سی نذر کی
یا اجاری سی یا سوای اوسکی پانچوین نماز پڑہنا میت پر ہی لیکن نماز یومیہ
جو روز پڑہتی ہین پانچ ہین نماز صبح کی اور وہ نماز دو رکعت پڑہنا ہی اور
مغرب کے وہ نماز تین رکعت پڑہنا ہی اور ظہر اور عصر اور عشا کہ ہر یک کو
ان نمازون سی چہار رکعت پڑہنا ہی حضر مین یعنی اپنی مکان مین حاضر رہی
سو وقت یا سفر مین دس روز اقامہ کری سو وقت خوف جان کا نہین
سو وقت مین اور سفر مین اور وقت جان کے خوف مین دو رکعت پڑہنا ہی اون چہار رکعتی

نماز و ںمین سی جیسا کہ کوئی ایک دو رکعت نماز جمعہ کو بجا لای یا کفایت کری
ہی وہ نماز جمعہ ی نماز ظہر سی بحث دوسری وقتو ںمین فرضان نماز کو ہمیشہ
کے ہی داخل ہوتا ہی وقت نماز ظہر کا ڈہل جانی سی آفتاب کے سر سی یعنی دوپہر
ڈہلی بعد پس جسوقت کی کہ گذرا وقت موافق ادا کرنی نماز ظہر کی ڈہلنی سی
آفتاب کے شریک ہوتی ہی نماز ظہر کے سات نماز عصر بہی وقت مین یہانتک
کہ باقی رہی غروب مین موافق ادا کرنی نماز عصر کے پس وہ وقت خاص نماز عصر کا
ہی پس موافق ادا کرنی نماز ظہر اول وقت مین خاص ہے نماز ظہر کا اور موافق
ادا کرنی نماز عصر آخر وقت مین خاص ہے نماز عصر کا اور درمیان مین ان
دو وقتونکی ملا ہوا ہی وقت نماز ظہر کا اور نماز عصر کا اور غروب ہونی سی
آفتاب کی داخل ہوتا ہی وقت نماز مغرب کا پس جسوقت کہ گذرا وقت
موافق نماز مغرب کے شریک ہوتی ہی نماز عشا بہی نماز مغرب کے سات وقت
مین یہانتک کہ باقی رہی آدہی رات مین موافق چار رکعت کے اور
وہ وقت خاص نماز عشا کا ہی اور یہہ بات واسطی مختار کے ہی اور لیکن
بی اختیار کیا ہی اختیار بی سلک سے سو نیکی ہوی اور کیا اعتبار سی بہو لنے

اور لیکن بیچ مغرب
مین داخل ہوتا ہی وقت
نماز مغرب کا سرخی شفق
سی جو

کی ہوی اور کیا اعتبار سی حیض کے یعنی عورت حائض تہی اور بعد از
گذرنی وقت اختیار کی پاک ہوی اور کیا اعتبار سی سوای ان صورتونکی
صورتون سی بی اختیاریکی پس ظاہر وہ ہی کہ وقت اون بی اختیار لوگون
کا باقی ہی طلوع فجر تک اور آخر وقت سی بی اختیار کے موافق چہار رکعت کے
خاص ہے نماز عشا کا ہی اور داخل ہوتا ہی وقت نماز صبح کا نکلنی سی فجر صادق
کی یعنی جو سفیدی کہ چوڑائی مین مشرق کی کنارےسی نکلتی ہی اور دراز ہی وقت
اوس نماز صبح کا آفتاب نکلنی تک بحث بیتری حکمونمین ہی جسوقت کہ
حاصل ہوی واسطی مکلف کے کوئی بہی عذر کہ مانع ہوی تکلیف سی نماز کے مانند
دیوانگی کے اور حیض کے اور بیہوشی کے اور حال وہ کہ گذرا ہوی وقت سی
موافق بجالانی تمام شرطونکی اور تمام نماز مختار کے اور واسطے اوس
مختار کے موافق حال اوس مختار کے اس جوقت مین حاضر رہنی ہی اور مسافر
رہنی سی اور سوای اونکی اور نماز کو بجا نہ لی آیا ہوی واجب ہے اوپر اوس
شخص کے قضا اوس نماز کے اور اگر ایسا نہوی قضا واجب نہ چاہئی ہوی
اور جسوقت کہ عذر دور ہوی اور پاوی وقت کو موافق یکرکعت کے

نمازسی اسطورسی جو ذکر کئی گیا واجب ہے بجالی آنا نماز کو اور ادا چاہیئی
ہوی قضا نہین ہی اور اگر نہ پاوی وقت کو موافق یکرکعت کی بہی واجب
پنچاہیئی ہوی اور سوای صاحبان عذر کی جسوقت کہ چاہین داخل نماز مین
ہوین چاہیئی یقین رکہنا ہوی کہ وقت داخل ہوا اور کفایت نہین کرتا ہی
گمان کوئی بہی صورت سے حاصل ہوی جسوقت کہ ہوا مین ابر ہوی یا وہ کہ
عذر رکہتا ہوی مانند اندہی پنی کے یا قید کے اور اسکی سمریکا[۲] کفایت
کرتا ہی گمان مقدمہ دوسرا قبلی مین ہی اور اوس مقدمی مین کتنی
بحث ہین بحث پہلی حقیقت مین قبلی کے ہی اور کیفیت مین منہہ قبلی
کے طرف کرنی مین لیکن قبلہ مراد اوس جای سی ہی کہ واقع ہی اوس
جای مین خانہ کعبہ بزرگ زیادہ کری اللہ تعالی نی خانہ کعبہ کے تئین ایسا
اللہ تعالی کہ غالب ہی اور بزرگ ہی کہ کہینچا ہوا ہی انتہای زمین سی
یعنی زمین کی نیچی سی آسمان تک واسطی تمام لوگون کی کیا نزدیک ہوی
اور کیا دور ہوی لیکن کیفیت منہہ قبلی کے طرف کرنی مین پس مدار اسکا
اسپر ہی کہ یقین کری نماز کرنی والی نی کہ منہہ قبلی کے طرف کرکی کہڑا

[۲] اور امید ہوی دور ہونی کا عذر سی واجب ہی تاخیر صا

ہوا ہو ن بحث دوسری بیان مین اون چیزونکی کہ منہہ قبلی کے طرف کیا جاتا ہی واجب ہے منہہ قبلی کی طرف کرنا ہوسکنی پر نماز مین جو روز پڑہتے مین اور جو تابع اوس نماز کے ہین اور سجدہ سہو یعنی کوئی بہی چیز جو نماز مین بہولی جاتی ہے اور واسطی اوس چیز کے سجدہ واجب ہوتا ہی تابع سی نماز کی بہی اور ایسا ہی ہی نمازون مین واجبی کے سوای روز پڑہتیکی نمازونکی یہان تک کہ نماز میت مین اور سوای اونکی یعنی جو جانور کہ ذبح کرتی مین اور جان کندن کے وقت مین آدمی کے مقدمہ تیسرا بیان مین ڈہانکنی کی اور ڈہانکنی کے چیزونکی ہی اور اوس مقدمہ مین کتنی بحث ہین بحث پہلی واجب ہی وقت اختیار مین نام کو ڈہانکنا ظاہر عورت کو نماز واجبی مین اور جو تابع ہین اوس نماز کے اور نماز نافلہ مین بہی اگرچہ اوس جائی مین دیکہنی والا نہو یا اندہیری جائی مین ہو تو بہی ڈہانکنا واجب ہے اور نماز میت مین واجب نہین ہی ڈہانکنا اور احوط واجب ڈہانپنا ہی حجم عورت کو بہی اور عورت مرد کی پیشاب اور پاخانی کی جائی ہی اور عورت زن کے

نماز مین

نمازمین تمام بدن اوس کا ہی یہان تک کہ سر اور بال بھی مگر منہ اور ہاتھین پہنچی
تک اور پاوین پنڈلی کے جوڑ تک ظاہر او نہو کا اور باطن او نہو کا بحث دوسری
ڈہانپنی والی چیز مین ہی اور واجب ہی اوس ڈہانپنی مین کتنی امر پہلا پاک
ہونا اوس چیز کا کہ جس سی ڈہانپتی ہین بلکہ شرط ہی پاک ہونا تمام لباس
نماز کرنی والی کا مگر جو چیز کہ نماز تنہا اوس اوس چیز مین نکر سکی دوسرا
مباح ہونا اوس ڈہانپنی والی چیز کا بلکہ شرط ہی مباح ہونا تمام لباس نماز
کرنی والی کا تیسرا وہ کہ ڈہانپتی والی چیز بلکہ مطلق لباس نماز کرنی والی کا جسوقت
کہ پوست سی حیوان کے ہووی کہ واسطی اوس جانور کے نفس سائلہ ہی یا وہ کہ اون
چیزون مین سے ہووی کہ حیواۃ اون جزون مین حلول کرتی ہووی ہووی
چاہئی کہ وہ جانور حلال گوشت ہووی اور وہ جانور ذبح بھی ہوا ہووی چوتہا
وہ کہ چاہئی نہووی ڈہانپنی والی چیز عورتکی واسطی مردون کے بلکہ مطلق
لباس ریشمی کا اگرچہ زیور بھی ہووی مانند انگوٹھی اور اسکی سوا کی چیزان
وقت مین نماز کی اور سوای نماز کی بلکہ احوط اور اقوی لازم ہی پرہیز کرنا
لباس سی کہ پود اوس لباس کا یعنی تانا یا بانا ریشمی سی ہووی بلکہ لباس

۲ احوط ترک نماز ہی
دونون میں سرکا
اور اگر ہو بھی
تو بہتر ہے کہ سب
غیر اوس جانور کا ہو
افضل اور احوط
چاہئی کہ ہووی
اگرچہ لازم
نہین ہی

۳ احوط بلکہ اقوی
لازم ہی پرہیز
غیر ماکول اللحم سے
اگرچہ نفس
سائلہ نہ رکھتی
ہووی بلکہ بعض
اقسام مچھلی کے
وہ چیز ہووی کہ
حیات اوسمین
حلول نکرتی
ہووی

ایک کہ سنہری ہوی یا وہ کہ ملا ہوا ہوی سونہی سی ہان عیب نہین ہی
وہ جو کچہ کہ حل کی گیا ہوا ہوی سونہی سی کیا ہتا گیا ہوی اور کیا ہتا نگیا ہوی
کہ عیب نہین ہی نماز مین چیز ایک مین کہ برتنا سونہی کا اوس چیز مین
جایز ہی مانند ترو ار کے اور خنجر کے اور سوای انہونکی پانچوان وہ کہ چاہی
نہوی ڈہانپنی والی چیز بلکہ مطلق لباس مگر وہ چیز کہ نماز تنہا اوس چیز مین
تمام نہوی خالص ریشمین کپڑا واسطی مردونکی بلکہ جایز نہین ہی واسطی
مردونکی پہنا اوس ریشمی کپڑیکا سوای نماز کی مقدمہ چہٹا جای مین نماز
کرنی والی کی ہی اور اوس مقدمہ مین کتنی بحث ہین بحث پہلی جایز ہی
نماز کرنا ہر جای مین مگر جای ایک کی غصبی ہوی واسطی وس شخص کے
کہ جو یقین رکہتا ہوی کہ یہہ جای غصبی ہی اور وہ شخص صاحب اختیار بہی
ہوی بحث دوسری اقوی وہ ہی کہ صحیح ہی نماز ہر ایک کے مرد سی
اور زن سی جسوقت کہ نماز کرین برابر کہڑی رہکر اور ایسا ہی اگی ہی
زن نی مرد سی اگرچہ نہوا ہوی درمیان مین اون دونوکی کوئی بہی ایک
حایل اور نہ فاصلہ درمیان مین اون دو کی دس ہات کا بحث تیسری

۲ احوط بلکہ اقوی [illegible] چیز ایک مین [illegible] تمام نہوی [illegible] اوس چیز مین [illegible]

۳ احوط پرہیز کرنا ہی [illegible] سی اور [illegible] سی عورت [illegible]

جای مین پیشانی نماز کرنی والی کے ہی واجب ہے اوس جای مین پیشانی
کی پاکی اور سوای اوس جای کی تمام جای سی نماز کرنی والی کے واجب نہین
ہی مگر ایسی نجاست ہوی کہ اثر کری لباس کو یا بدن کو نماز کرنی والی کی چیز
ایک سی کہ معفو نہین ہی اور واجب ہے جای مین پیشانی کی وقت اختیار کی
مین یہہ کہ زمین ہوی یا جو چیز کہ زمین سی اوگتی ہی سوای کھانی اور پہنی
کے چیزون کے یا یہہ کہ کاغذ ہوی اور صحیح نہین ہی سجدہ کرنا سوای انہونکی
بحث چوتھی واجب ہی جائی مین نماز واجبکی یہہ کہ قرار رکھتا ہوی
پس جسوقت کہ نماز کری حال اختیار مین کشتی مین یا اوپر جانور کے
یا سوای انکی اون چیزون سی کہ قرار نہ رکھتا ہوی باطل چاہئی ہوی
نماز اوس شخص کے جسوقت کی فوت ہوئی استقرار واجب لیکن جسوقت
کہ فوت نہوی استقرار واجب بلکہ صدق کری کہ نماز کرنی والا اطمینان
اور استقرار رکھتا ہی صحیح چاہئی ہوی نماز اوس شخص کے مقدمہ پانچوان
اذان اور اقامت مین ہی کہ چاہئی کہا جاوی اور ترجمہ کرنی والا
واسطی اختصار کے حذف کیا اور ایسا ہی چہتی مقدمہ کے بیچ کہ سنت

۲ بلکہ دو دو لکھا چاہیئے سر نماز ہی جیسا کہ بعض علما فرماتی ہی ع

۳ احوط یہ ہے سر نا ہی [illegible] اگر علم ہوی ع

چیز و ہمین نماز کی ہی جو کوئی کہ چاہی اسکو رجوع کرین بڑی رسالہ سی
کہ فارسی سی ترجمہ کئی گیا ہی مقدمہ دوسرا افعال ہین نماز کی ہی لیکن
افعال واجب نماز کی پس اصلین اوس نماز کی نیت کے سات گیارہین
پہلا نیت دوسرا تکبیرۃ الاحرام تیسرا قیام یعنی کہڑی رہنا چوتہا
رکوع پانچوان سجود چہتا قرائتہ یعنی پڑہنا حمد اور سورہ کا ساتوان
ذکر یعنی سجدہ کا اور رکوع کا اٹہوان تشہد نوان تسلیم دسوان
ترتیب گیارہوان موالات اور لیکن ہوی اور نہوض یعنی جہکنا
اور اٹہنا پس وہ اصلون سی نہین ہے بلکہ مقدمہ ہین واسطی افعال کے
بعد از اون افعال کے جو بعد انکی واقع ہوتی ہین اور پانچ افعال پہلی افعال
مذکور سی رکنون سی نماز کی ہین لیکن تکبیرۃ الاحرام اور قیام اور رکوع
اور سجود جز رکنی ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز کیا زیادہ ہوی رکن کیا کم
عمداً یا سہواً یعنی جان بوجکر ہو یا بہولی سی ہو اور نیت شرایط رکنیہ
سی ہی کہ کم کرنی سی اوس نیت کے باطل ہوتی ہی نماز عمداً ہو یا سہواً
زیادہ کرنی سی اوس نیت کی اور لیکن چہی فعل دوسری پس باطل ہوتی

ی نماز

ہی نماز زیادہ کرنی سی اور کم کرنی سی عمدا لیکن سہوا باطل نہین
ہوتی ہی نماز اور یہہ مقصد ملا ہوا ہی اوپر دس فصل کے فصل پہلی نیت
مین ہی اور نیت قصد کرنا ہی فعل کے بجا لانی کا اللہ کا حکم ماننی کے
لئی اور واجب ہی نیت مین خالص کرنا اور معین کرنا اوس فعل کا
کہ جسکو بجا لاتی ہین جسوقت کہ مکلف بہ متعدد ہووی یعنی جسوقت کہ عبادت
متعدد ہووی اور واجب نہین ہی قصد وجوب کا فعل واجب مین اور
قصد سنت کا فعل سنت مین اور نہ قصد ادا کا اور نہ قصد قضا کا اور نہ قصد
قصر کا اور نہ قصد اتمام کا یہان تک کہ اون جاہون مین کہ اختیار دیا
گیا ہی درمیان مین قصر کے اور اتمام کے مگر یہہ کہ معین کرنا فعل کا موقوف
ہووی قصد پر بعضی امور کے جو مذکور ہووی جیسا کہ تفصیل انہونکی رسالہ
کبیرہ مین بیان ہوئی ہی اور جسوقت کہ ریا کری یعنی جو فعل کہ کرتا ہی
سنت ہو یا واجب ہو لوگون کو دکہانی کے لئی جو اوس سی نفع ہووی کا
کہ یہہ چیز مین چیزون سی نماز واجب کے یا سنت کی نماز باطل ہوتی
ہی فصل دوسری تکبیرۃ الاحرام مین اور وہ رکن نماز ہی کہ باطل ہوتی

ہی نماز زیادہ کری سے اور کم کری سے اوسکی عمدا ہو یا سہوا ہو اور صورت
تکبیرۃ الاحرام کے وہ ہی کہ کہی اللہ اکبر اور واجب ہے قیام تو یعنی سیدہا
کہڑی رہنا تکبیرۃ الاحرام مین پس جسوقت کہ ترک کری قیام کو عمدا
یا سہوا ہوا و تکبیر کو کہی سوای قیام کی باطل جاتی ہے ہوی نماز اور واجب
ہی کہ تکبیرۃ الاحرام نزدیک نیت سی ہوی فصل تیری قیام مین ہے
جاننگہ قیام رکن ہے دو جائی مین ایک تکبیرۃ الاحرام مین جیسا کہ گذرا
اور دوسرا قیام متصل رکوع اور قیام متصل رکوع اوسی کہتی ہین کہ جس
جبر سے نکلتے ہے رکوع مین اور داخل ہو جای اور رکوع اوس سے واقع
ہوتا ہی پس جو کوئی خلل کری قیام مین اس دو جائی مین عمدا ہو یا سہوا
ہو نماز اوسکی باطل جاتی ہوی اور قیام واجب غیر رکنی ہے وقت مین
پڑہنے حمد اور سورہ کے اور بعد از رکوع کے باطل ہوتی ہے نماز خلل کرنے
سے اوس قیام واجب مین عمدا لیکن سہو سی باطل نہین پس قیام واجب
ہی چہار جائی مین حال مین تکبیرۃ الاحرام کے اور متصل رکوع اور وقت
مین پڑہنے کے حمد اور سورہ کے اور بعد از رکوع کے اور پہلی دو جائی

ہین رکن ہی اور دوسری دو جانی ہین غیر رکن ہی اور واجب ہی
قیام مین کہڑی رہنا دو پاؤن پر پس کفایت نہین کرتا ہی کہڑی رہنا
ایک پاؤن پر لیکن جسوقت کہ محال ہوی کہڑی رہنا تمام احوال مین
نماز کی یا بعض احوال مین اوس نماز کے بہی مطلقا یہان تک کہ وہ
قیام کہ صورت رکوع ہوی چاہئی بیٹہہ کر نماز کری اور جسوقت کہ
محال ہوی بیٹہنا تو نماز کری سیدہے پہلو پر مانند لیٹنی میت کے حال
دفن مین اور جسوقت کہ محال ہوی وہ بہی لیٹی بائین پہلو پر اور نماز
کری اور چاہئی کہ منہہ اوس نماز کرنی والی کا قبلی کے طرف رہی
اور جسوقت کہ محال ہوی وہ بہی نماز کری چت لیٹ کو مانند لیٹنی محتضر
کی یعنی جان نکلتی سو وقت مین جیسا کہ لٹاتی ہین پس چاہئی کہ دونو تلوون
کا منہہ قبلی کے طرف ہوی اور ان تینو احوال مین جسوقت کہ قادر ہوی
رکوع پر اور سجود پر چاہئی بجا لی آوی اور جسوقت کہ نہوسکی اشارہ
کری سر سی واسطی رکوع کے اور سجود کے اور اگر اشارہ سر سی بہی
بہی نہوسکی اوس وقت مین اشارہ کری دونو آنکہون سے واسطی

رکوع کے اور سجود کے اور اشارہ سجود کا پست تر ہووی رکوع کے اشارہ
سی متصل جو پہی قراءۃ مین ہی واجب ہے رکعت پہلی مین اور دوسری
مین ہر واجب نماز سی قراءت فاتحۃ الکتاب کے یعنی الحمد کا پڑہنا ایک
مرتبہ اور ایک سورہ تمام پڑہنا بعد از حمد کی اور واجب ہی ترتیب
درمیان مین حمد اور سورہ کے اس طور سی کہ سورہ بعد از حمد کی پڑہا
جاوی پس جسوقت کہ آگی پڑہی سورہ کو عمدا نماز باطل ہوتی ہی اور
واجب ہے مردون پر جہر کرنا یعنی پکار کر پڑہنا قراءت کو نماز صبح
مین اور پہلی دو رکعت نماز مغرب سی اور عشا سی اور ایسا ہی واجب
ہی اخفات کرنا یعنی آہستہ پڑہنا اوپر مردونکی قراءت کو سوای
بسم اللہ کی نماز ظہر اور عصر مین سوای نماز جمعہ کے لیکن روز جمعہ مین
سنت ہی پکار کر پڑہنا قراءت مین نماز جمعہ اور نماز ظہر مین
جمعہ کے روز پس اگر کوئی ایک عمدا جائی مین جہر کے اخفاۃ کری
یعنی پکار کر پڑہنے کے جائی آہستہ پڑی یا آہستہ پڑہنی کی جائی
کو پکار کر پڑہی نماز اوسکی باطل ہوتی ہی اور واجب ہے پڑہنا

[1] ... پہلے مین سورہ ...
تعین کرنا سورہ کا
خصوص ... واجب ہے
اگر ... لا ہووی
اور اگر ... اتفاق
... ابتدا ...
تفصیلے بسم اللہ ...
بعض سورہ ...
پیدا ... جاری
ہووی ... ہی

[3] احوط آہستہ
پڑہنا ہی ظہر
وعصر مین
روز جمعہ کے
ہی

[4] بشرط وہ
کہ مسئلہ جہر اور
اخفات کو
جانتا ہووی

صحیح طور پر اور نماز کرنی والا دو رکعت اخیر مین چہار رکعتی سی اور ایک
رکعت اخیر تین رکعتی سی نماز واجب کے اختیار رکہتا ہے پڑہنی مین
حمد کے اور تسبیحات اربع کی اور تسبیحات اربع یہہ ہین سبحان اللہ
والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور کفایت کرتا ہی بجا لانی مین
اوس تسبیحات اربع کی ایک مرتبہ[۲] اور لازم ہی آہستہ پڑہنا تسبیحات
اربعہ کو یہان تک کہ بسم اللہ مین ہی بنا کرتی اور احوط کے قراءت
مین دو رکعت آخر مین عشا کی اور ایک رکعت آخر مین مغرب کے فضل یا ...
رکوع مین ہی واجب ہی ہر رکعت مین فرایض سی یومیہ کے ایک
رکوع اور وہ رکوع رکن نماز ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز زیادہ کرنی سی
اور کم کرنی سی اوس رکن کے عمدا ہو یا سہوا ہو لیکن سوای نماز جماعت
کی اور حکم اوس نماز جماعت کا آگی ذکر ہوگا اور واجب ہے رکوع مین انحنا
متعارف یعنی جہکنا اکثر لوگونکی موافق اس طور پر کہ ہات کہتنون پر
پہنچی اور واجب رکوع مین کوئی بہی ذکر ہی کیا تسبیح ہوی اور کیا
تہلیل ہوی اور کیا تکبیر ہوی اور اقوی[۳] وہ ہی کہ کوئی بہی ذکر کو تین

[۲] اللہ تین مرتبہ کو ترک نکری

[۳] اوسکا ایک ہی سبحان ربی العظیم و بحمدہ یا تین مرتبہ سبحان اللہ

مرتبہ کہنی اور اختیار رکہتا ہی درمیان ہین تین تسبیح صغرا کی تسبیح صغرا
یعنی سبحان اللہ اور ایک تسبیح کبرا کی تسبیح کبرا یعنی سبحان ربی
العظیم و بحمدہ اور واجب ہے رکوع ہین طمانینہ یعنی آرام سی کہڑی رہنا
پس اگر چہوڑ دیوی طمانینہ نام کو بہی ذکر واجب ہین عمدا باطل ہی
نماز اوس شخص کے اور ترک کری اس طمانینہ کو سہو سی باطل نہین
ہی نماز اوسکی فصل چہتی سجدون ہین ہی اور اس فصل ہین کئی بحث
ہین بحث پہلی واجب ہی ہر رکعت ہین دو سجدہ اور دو سجدہ
ملکر رکن ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز زیادہ کرنی سی دو نو سجدے ایک
رکعت ہین اور کم کرنی سی دو نو سجدہ کے ایک رکعت ہین اگرچہ
زیادتی اور کمی سہو سی بہی ہوی اور باطل نہین ہوتی ہے نماز زیادہ
کرنی سی ایک سجدے یا کم کرنی سی ایک سجدہ کے سہو سی اور واجب
ہی سجدہ ہین جہکنا اور رکہنا پیشانی اس طور پر کہ نام سجدہ کا عمل
ہین آوی اور واجب ہے سجدہ ہین کئی امر ہین ہی پہلا سجدہ چہی اعضا
چہی اعضا یعنی دو نو ہتیلیین اور دو نو گہتنین اور سر دو نو پاؤن کے

انگوٹھون کے پیٹ سے پیشانی کے سات عضو ہوئی ہین اور واجب
ہی سجدہ مین سجدہ کرنا اونہین اعضا پر اور ان ساتون اعضا مین
نام کو لگی رہنا ہی کفایت کرتا ہی اور واجب ہے رکھنا پیشانی کا اوپر
زمین کے یا جو چیز کہ حکم مین زمین کے ہی جیسا کہ گذرا اور یہہ حکم خاص
پیشانی کا ہی باقی اعضا مین ضرور نہین دوسرا ذکر ہی اور کیفیت
اوس ذکر کی اسی طور پر ہے کہ رکوع مین گذری مگر تسبیح بزرگ
سجدہ مین سُبحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ وَبِحَمدِہٖ ہی تیسرا اطمانینہ ہی سجدہ مین
موافق ذکر واجب کے چوتھا واجب ہے کہ باقی رکھی ساتون اعضا کو
جائی پر اپنی ذکر سجدہ تمام ہوی تک پانچوان اوٹھانا سر کا پہلی
سجدہ سی اسلئی کہ بیٹھی سیدھا با آرام سی چھٹا وہ ہی کہ جھکی واسطی
سجدہ کی یہان تک کہ برابر ہوئی جائی سجدہ کے اوس شخص کے جائی
کھڑی رہنی کے اوس شخص کے سجدث دوسری اگر کوئی بہی عاجز ہوی
سجدہ کرنی سی جھکی موافق ہو سکنی کے اور بلند کری کوئی بہی چیز
کو کہ صحیح ہوی سجدہ کرنا اوس چیز پر یہان تک کہ پیشانی کو اوسپر

رکھی اعتماد سی اور چاہئی حفاظت کری اوس سجدہ مین اوس چیز
پر جو واجب ہی رعایت اوس چیز کے سجدہ مین ذکر سی اور طمانینہ
سی اور اوسکی سر کی یہان تک کہ رکھی باقی جا ئین کو اپنی جائی پر
اور اگر ہر گز جھک نسکی چاہئی اشارہ کری سر سی واسطی سجدہ کی
اور اگر سر سی بہت اشارہ نہو سکی اشارہ کری دو نو آنکھہ سی بحث[۲]
تیسری سجدہ ہای واجب ہے سجدہ سہو ہی اور کیفیت اور حکمین اوس
سجدہ سہو کے حکمون مین خلل نماز کی ذکر ہونگی اور سجدہ ہای واجب
سی سجدہ تلاوت ہی یعنی قرآن پڑہتی وقت اور وہ سجدہ واجب ہے
چار جائی مین پہلا سورہ مین الم تنزیل کے نزدیک پڑہنی لا
یستکبرون کے دوسرا سورہ مین حم فصلت کی نزدیک پڑہنے
یعبدون کے تیسرا آخر مین سورہ والنجم کے چوتھا آخر مین سورہ
علق کے یعنی اقرا اور واجب ہوتا ہی پڑہنے سی آیت سجدہ کے
چار جائے مین فوراً یعنی اسیوقت پس اگر فوراً بجا نہ لی آوی
عمداً ہو یا بہو کی سی ہو واجب ہے کہ بجا لی آوی دوسری وقت اور اگر

[۲] [illegible]

دوسری

دوسری وقت بھی نکری بجا لی آوی تیسری وقت اسی
صورت سی کری اور ایسا ہی واجب ہے کان لگا کر سننی والی پر
اور لیکن بی اختیار سننی والا پس اوپر وہ بھی سجدہ اوسپر واجب
نہیں ہی اور واجب ہوتا ہی پڑھنی سی یا کان لگا کر سننی سی تمام
آیت کو اور واجب نہیں ہوتا بعضی آیت سی فصل ساتویں
تشہد میں ہی اور تشہد واجب ہے ہر نماز دو رکعتی میں یک مرتبہ
بعد از اوٹھانی سر کے اخیر سجدہ سی دوسری رکعت میں اور نماز
تین رکعتی اور چار رکعتی میں دو مرتبہ پہلا بعد از اوٹھانی سر کے سجدہ
اخیر سی دوسری رکعت میں دوسرا بعد از اٹھانی سر کے سجدہ
اخیر سی رکعت اخیر میں اور واجب ہی پڑھنا اوس تشہد میں
دو کلمہ شہادت کے اور بعد از تشہد کی صلوۃ یعنی درود اوپر محمد صلعم کے
اور اوپر آل ع ان جناب کے پڑھنا فقط دو کلمہ شہادت کی اور
صلوۃ اوپر محمد صلعم کے اور اوپر آل ع اونہو کے کفایت کرتا ہی
پس کفایت کرتا ہی دو کلمہ شہادت میں یہ کہ کہی اشہد ان

ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ اور صلوٰۃ مین
جسمین کہ درود ثابت اوپر محمد کے اور اوپر آل او نہو کے اور واجب ہے
قایم بیٹہنا تشہد پڑہنی سو وقت میں فصل آتوین سلام مین ہی
اور وہ سلام واجب ہی نماز میں اور جزء نماز ہی بنا بر اصح کہ
باہر جانا نماز سی موقوف ہی اس سلام پر اور اقوی وہ ہی کہ
کفایت کرتا ہی ایک دو صیغون سی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم
اور لیکن اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ پس وہ توابع سی تشہد کے ہی
اور باہر جانا نماز سی اس اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النبی سی حاصل نہین
ہوتا ہی اور باطل نہین ہوتی ہی نماز چہوڑ دینی سی اس سلام کے
عمداً ہی فصل نوین واجب ہے ترتیب افعال ہین نماز کے پس اگر
کوی بہی آگی پڑہنی کی چیز کو پیچہی پڑہی یا پیچہی پڑہنی کے چیز کو آگی پڑہی
عمداً نماز باطل ہوتی ہی بلکہ ایسا ہی ہی حال سہو مین بہی اگر مقدم
رکہی رکن کو دوسری رکن پر لیکن اگر آگے کری رکن کو غیر رکن پر
مانند اسکی کہ آگی کری رکوع کو قراءت پر بہولی سی پس نماز صحیح ہو گے

اکر

اخوط یماام
پڑہنا السلام
علینا یا السلام
علیکم کا
ہی

اگر عمداً اگر کری تو نماز باطل ہو گی فصل دسوین واجب ہے افعال نماز مین
موالات اس معنی سی کہ فاصلہ نکرین درمیان مین اون افعال کے اسقدر
کہ محو کرنی والا صورت صلوۃ کا ہوی یعنی نماز کی صورت مٹادینے
والا اس طور سی کہ صحیح ہوی کہنا شخص ایک کا کہ یہہ نماز نہین
ہی بلکہ باطل ہوتی ہی نماز چہوڑنی سی موالات کے اس معنی سی جو
ذکر کئی گیا کیا وہ عمداً ہوی کیا سہواً ہوی اگر محو صورت اس طور
پر جو ذکر کئی گیا ہر دو حالت مین یعنی عمداً اور سہواً موجود ہوی
اور ایسا ہی واجب ہے موالات قراءت مین اور تکبیر مین اور ذکر
رکوع اور سجود مین اور تسبیح مین نسبت کرتی آیات اور کلمات کے
بلکہ حروف مین بہی اور مدار تمام مین محو صورت پر ہی نسبت کرتی
طرف نام او سکے پس چاہیئے نہ فاصلہ کرے درمیان مین آیات حمد کے
مثلاً ایسی طور پر کہ ماحی صورت حمد کا ہوی اس حیثیت سی کہ دور
کرنا نام حمد کا اوس سی صحیح ہوی اور ایسا ہی سورہ اور غیر
اوس سورہ کے ہان اگر ترک کری اوس موالات کو قراءت مین

اور ذکر مین اور تسبیح مین عمدًا باطل ہوتی ہی نماز اور اگر ترک
کرے اوس موالات کو سہوًا اُن چیزون مین جو مذکور ہوئی باطل
نہین ہوتی ہی نماز جب تک کہ موالات معتبر نماز مین سلب سے
اون چیزون کی فوت ہوا ہوی یعنی چہوٹ نہ جاوی لیکن اگر
چیز وار ہوی محل مین چاہئی اعادہ کری اس چیز کو کہ موالات اعادہ
سی اون چیزون کے حاصل ہوتا ہی لیکن اگر موالات نماز کا سبب سے
اوس اعادہ کے فوت ہوی نماز باطل جاہی ہوئی اگرچہ سہوسی
بہی ہوی مقصد ستیرا مبطلات نماز مین ہی علاوہ اون چیزون
پر جو مذکور ہوی اور وہ مبطلات کتنی چیزان ہین پہلا حدث
مطلق ہرجائی نماز مین نماز سی کہ حاصل ہوی اگرچہ نزدیک سلام
کی میم کے ہوی آگی معلوم ہوا کہ آخر سلام کا یا لفظ صالحین ہی یا
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہی عمدا صادر ہوئی یا سہوا ہوی دوسرا
تکفیر حال نماز مین ہی ادب سے اور خضوع سی یعنی عاجزی سی وقت
غیر تقیہ مین ازروی عمد کے اور شعور کے لیکن ازروی سہو کے

باطل نہین کرتے وہ تکفیر بی نماز کو اور جایز ہی کرنا اس کا واسطے
تقیہ کی اور وہ تکفیر باطل کرنی والی نماز کی نہین ہی اور مراد تکفیر
سی رکھنا ہات کا ایک دوسری پر جیسا کی عامہ یعنی سنت جماعت
کرتی ہین وقت نماز میں تیسرا التفات کرنا یعنی پلٹ جانا تمام
بدن کا ہی قبلہ سی پیٹ کی طرف یا سیدہی طرف یا بایئن طرف بلکہ
درمیان مین سیدہی طرف مصلی کے اور قبلہ کی ہی ایسی طور پر کہ اوسکو
رو بہ قبلہ نکہین چوتہا تکلم کرنا یعنی بات کرنا ہی عمدا پانچوان
قہقہہ کرنا یعنی ہنسنا اگرچہ بی اختیار ہوی ہان اگر سہوا ہوی
باطل کرنی والا نماز کا نہین ہوتا وہ قہقہہ چہٹا رونا آواز سی
عمدا بسبب فوت ہوی کوئی کام دنیا کا یا واسطے طلب کرنیکی کام
دنیا کا ساتوان جو فعل کہ مباح ہی کہ محو کرنی والا صورت نماز کا
ہوی اس طور سی کہ صحیح ہوی دور کرنا نام نماز کا اس سی اور
وہ فعل باطل کرنی والا نماز کا ہی عمدا ہوی یا سہوا اٹھوان کہانا
اور پینا ہی اگرچہ تہوڑا ہی ہوی اور کہانا اور پینا مانند تمام افعال

کے ہی اسمین جو چیز کہ محو کرنے والی صورت نماز کے ہوی اون چیزون

سے کہ باطل کرنے والی نماز کے ہوی عمدا ہوی یا سہوا اور جو چیز کہ محو

کرنے والی صورت نماز کے نہوی اور لیکن فوت کرنی والی موالات

کی ہوی فاسد کرنی والی نماز کی ہی عمدا اور نہ سہو سی نوان کہنا آمین

کا ہی بعد از الحمد کے عمدا غیر وقت تقیہ مین بنا کرتی اوپر اقوی کے

لیکن اگر سہو سی کہی نماز باطل نہین ہوی اور جایز ہی کہنا اوس

آمین کا واسطی تقیہ کے دسوان شک کرنا گنتی مین رکعتون کے جو نماز

کہ چار رکعتی نہین ہی فرض نمازون مین سی اور پہلی دو رکعتون مین

چار رکعتی نمازون سی گیارہوان زیادہ کرنا کسی چیز کو یا کم کرنا

کسی چیز کو چیزون سی نماز کے ہی جیسا کہ گذرا اور آگے ذکر ہوگا مقصد

چوتہا نماز آیات مین ہی اور اوسمین مقصد مین کتنی بحث ہین بحث

پہلی بیان مین سبب واجب ہونی نماز آیات کے ہی اور وہ آیات

کا سبب کسوف شمس ہے یعنی سورج گران اور خسوف قمر ہی یعنی چاند

گران اگرچہ تہوڑا ہی اون سورج اور چاند سی گران لگا ہوی اور او

اسباب ہے کہ واجب کرتی ہین اوس نماز کو زلزلہ ہی اور اون
اسباب ہین سی وہ علامت ہی کہ خوف مین ڈالتی والی ہین اکثر
لوگون کو مانند ہوائی سیاہ اور سرخ یا زرد کہ زیادہ عادت سی ہووے
اور ظلمت یعنی اندھیری شدت سی ہوی اور صاعقہ یعنی بجلی اور
صیحہ یعنی کڑی آواز کہ ظاہر ہوتی ہی ہوا مین یا سوای ان چیزون
کی سبب دوسری وقت مین ادا کرنی نماز آیات کی ہی اور وہ وقت
کسوف اور خسوف مین وقت شروع سی تمام منجلی ہوی تک یعنی تمام
چھوٹی تک اور ایسا ہی ہی جو آیات کہ وقت اون آیات کا
وسعت رکھتا ہوی یعنی زیادہ وقت نماز سی ہوی اور اگر وقت
اون آیات کا وسعت ادا کرنی یک رکعت کے نرکھتا ہوی جیسے کہ
اکثر زلزلہ مین ہوتا ہی اور ایسا ہی ہی صیحہ مین پس واجب ہے نماز
ہونی پر اوس آیات کی اگرچہ یکرکعت اون آیات سی وقت مین
واقع ہوی اور اگر نافرمانی کری اور ترک کری بجالانا نماز کا
اوس وقت مین پس واجب ہے کہ بجالاوی سوای اوس وقت

ہووی تا آنکہ شروع انجلا مین اور ظاہر ہوا وری

سے جب تک کہ جیتی ہین اور دو نوادا ہوتی ہین قضا قضا نہین ہے
پس یہہ نماز وقتیہ سی نہین ہوتی ہی بحث تیسری اگر حاصل ہوی
کسوف مثلا وقت مین فریضہ یومیہ حاضرہ کی پس اگر وقت دونو
نماز کا وسعت رکہتا ہووی اختیار رکہتا ہی جسی چاہی اوسی آگی پڑہی
بنا کرتے اوپر اصح کی اگر وقت نماز کسوف کا تنگ ہوی اور وقت
نماز یومیہ کا وسعت رکہتا ہوی چاہئی آگی کری نماز کسوف کو اور
اگر وقت نماز یومیہ کا تنگ ہوی اور وقت نماز کسوف کا وسعت
رکہتا ہوی چاہئی آگی کری نماز یومیہ کو اور اگر شروع کری نماز آیات
کو پس معلوم ہوا کہ وقت فریضہ کا پس نماز یومیہ کو بجالاوی اور
شروع کری نماز آیات کو جس جائی سی کہ رکہہ چہوڑا تہا اس شرط
سی کہ فاصلہ سوای نماز یومیہ کے نہوی بلکہ اقوی جایز ہی رکہہ چہوڑنا
واسطی حاصل کرنی فضیلت نماز یومیہ کے اور احوط خلاف اوس کا ہے
یعنی تحصیل فضیلت کی لئی نہ چہوڑی اور لیکن احوط ہی کہ نماز آیات
تمام کری بعد از ایک نماز تازی واسطے آیات کے پڑہی اوس

چاہئی کہ اوس نماز آیات کو چہوڑ دوی

صورت مین که یقین نرکہتا ہوی کہ تنگ ہی وقت واسطے نماز پڑہنے
کے اور یقین رکہتا ہی کہ نماز آیات کا وقت تنگ ہی بحث چہوتی
کیفیت مین نماز آیات کی ہی اور وہ نماز دو رکعتی ہی ہر رکعت مین
اوس نماز کے پانچ رکوع ہی اور تمام دس رکوع ہوتی ہین و تفصیل اوس
نماز کے یہہ ہی کہ تکبیرۃ الاحرام کہی نزدیک نیت کی پس قرابت
کری حمد اور سورہ کو اور بعد رکوع کری اور بعد ازاں اوٹہانی سر رکوع
سی قراءت کری حمد اور سورہ کو اور بعد رکوع کری اور ایسا ہی
کری یہان تک کہ پانچ رکوع تمام ہوی اور بعد ازاں اوٹہانی سر رکوع
پنجم سی جاوی سجدہ مین اور عمل مین لی آوی سجدہ کو اور بعد از
اوٹہانی سر سجدہ آخر سی اٹہہ کہڑی رہی واسطی قیام کی اور بجالی
آوی مانند اوسکی جو بجالی آیا تہا پہلی رکعت مین اور بعد از دونو
سجدہ دوسری رکعت کی تشہد پڑہی اور سلام کہی اور فرق نہین
ہی درمیان مین اسکی کہ ایک سورہ کو مکرر کری ہر مرتبہ مین یا ہر مرتبہ
مین پڑہی سوای اوس سورہ کے جو سابق مین پڑہا تہا اور جایز ہی کہ

نکری نکری کری ایک سوره کو ہر رکعت مین پس قراءت کری ہر
قیام مین آیہ کو یا بعض آیہ کو بعد از اسکی کہ قراءت کرا تہا قیام اول
مین حمد کو مقصد پانچوان اون خللون مین ہی کہ جو واقع ہوتی ہین نماز
مین اور اس مقصد مین کئی بحث ہین بحث پہلی ذکر ہوا سابق مین جو خلل
کہ علاقہ رکہتی ہین شرطون سی نماز کے اور ذکر ہوا کہ جو شخص کہ خلل کری
طہارت مین حدث سی باطل ہوتی ہی نماز اوسکی کیا عمدا ہوی کیا سہوا
ہوی یقین سی یا جہل سی برخلاف طہارت کے خبث سی جیسا کہ گذرا او
لیکن جو خللین کہ علاقہ نماز سی رکہتی ہین پس پہچانا سکتین کہ جو شخص خلل
کری کسی بہی واجب مین واجبات نماز سی عمدا باطل ہوتی ہی نماز
اوسکی اور زیادہ کری یا کم کری غیر رکن کو سہوا باطل نہین ہوتی نماز
اگرچہ خبردار ہوی مگر بعد از خارج ہونیکی محل سی برخلاف رکن کے
پس زیادتی اوس رکن کے غیر نماز جماعت مین اور کم کرنا اوس رکن کا
باوجود بجا نہ لی آنی سی اوس رکن کے جائی مین اسکی مبطل نماز ہی ہان
اگر خبردار ہوی آگی گذرنے سی محل نقصان اوس خبر کے چاہئی کہ اوس

جبر کو عمل مین لی آوی اور اعادہ کری وہ جو کچہ کہ عمل مین لے آیا تہا اون
جبرون سی کہ ترتیب رکہتی تہی اوپر اوس جبر کے اور پیچہی اوس سے
تہی مثل وہ کہ بہول گیا تہا قراءت یا ذکر یعنی تسبیحات اربع یا بعض
او بہون کا یا غیر اوہون کے وہ جو کچہ کہ واجب ہے سوای جہر اور اخفات
کے بیچ جبردار ہوی رکوع کو نہین پہونچی تک یا وہ کہ فراموش کری
ذکر کو رکوع مین یا طمانینہ کو وقت ذکر مین اور جبردار ہوی رکوع
سی نہین اوتہی تک یا یہہ کہ فراموش کری انتصاب کو رکوع سی
یعنی رکوع سی اوتہکی سیدہا کہڑی رہنا یا طمانینہ یعنی آرام سی رہنا اوس
رکوع مین اور جبردار ہوی سجدہ مین داخل ہونیکی آگی یا وہ کہ فراموش
کری ذکر کو سجدہ مین یا طمانینہ اوس سجدہ مین یا رکہنا ایک اعضا کا
سات اعضا سی سجدہ کے وقت مین ذکر کے اور جبردار ہوی آگی اسکی
کہ خارج ہوی سجدہ کی نام سی یا وہ کہ فراموش کری انتصاب کو پہلی
سجدہ سی یعنی سجدہ سی اوٹہکی سیدہا بیٹہنا یا طمانینہ اوس سجدہ مین
اور جبردار ہوی دوسری سجدہ مین جانیکی آگی یا وہ کہ فراموش کری

دوسری سجدہ کو اور خبردار ہووی رکوع مین جانیکی آگی یا سلام کے آگی
اگر فراموس کرا ہووی سجدہ اخیر کو یا وہ کہ فراموش کرا ہووی تشہد کو
یا بعض اوس تشہد کو یا ترتیب اوس تشہد کی یا زیر زبر پیش تشہد کے یا طمانینہ
اوس تشہد مین اور خبردار ہووی رکوع مین جانیکی آگی یا آگی سلام کے
تشہد اخیرہ مین یا وہ کہ فراموش کرا ہووی سلام کو اور خبردار ہووی
آگی حاصل ہونی سی چیز ایک جو نماز کو باطل کرنی والی عمدا ہو یا سہوا
ہو واجب ہے بجا لی آنا وہ جو کچھ کہ فراموش کیا تھا اوسکی بعد کے
چیزونکے سات اور اگر بجا نہ لی آوی نماز اوسکی باطل ہی یا ان
اگر خبردار نہووی مگر خبردار ہووی بعد از نکلنی محل کے جو آگی ذکر کیا
گیا واجب نہین ہی تدارک یعنی بجا لی آنا اون چیزون کا اور نماز
صحیح ہی مگر سجدہ اور تشہد اور بعض اوس تشہد کا کہ اونہو کی تین
چاہی کہ قضا کری بعد از فارغ ہونی نماز سی اور لیکن ارکان پس
اگر فراموش کری رکن کو اور خبردار نہووی مگر خبردار ہووی بعد از
داخل ہونی دوسری رکن مین یا خبردار ہووی بعد از صادر ہونی

۱۷

چیز ایک کہ وہ چیز باطل کرنے والی نماز کی ہووی عمداً ہو یا سہواً ہو
مگر فراموش کرا ہووی دو سجدہ آخر کو نماز کے نماز باطل چاہی ہووی اور اگر
خبردار ہووی دوسری رکن مین داخل ہونیکی آگی یا خبردار ہووی آگی
صادر ہونی چیز ایک کہ وہ چیز منافی نماز کی ہی عمداً ہو اور سہواً ہو
چاہی اوس رکن کو اوسکی بعد کی چیزون کے ساتھ عمل مین لی آوی اور نماز
صحیح ہی بحث دوسری بیان مین شکیات نماز کی ہی اور اوس بحث
مین کتنی مسئلہ ہین مسئلہ پہلا اگر کوی شک کری کہ نماز بجا لی آیا نماز
یا نہین پس بعد از نکل جانی وقت کے اعتبار نہین رکھتا اور وقت
مین نماز کو بجا لی آوی مسئلہ دوسرا بعد از فارغ ہونیکی نماز سی
شک جزؤن مین اور شرطون مین اوس نماز کی اعتبار نہین رکھتا
مسئلہ تیسرا زیاد شک کرنی والا اعتبار شک پر اوسکی نہین ہی
بلکہ چاہئی بنا رکھی واقع ہونی پر مشکوک فیہ کے یعنی جس چیز مین کہ
شک ہوتا ہی اگر واقع ہونا اوس کا فساد کرنی والا ہووی اور
اگر فساد کرنی والا ہووی چاہئی بنا رکھی واقع نہونی پر اسکی مرجع

زیادہ شک کرنی والی کا عرف پر ہی پس اگر خلایق کہین کہ یہہ زیادہ
شک کرنی والا ہی حکم زیادہ شک کرنی والی کا جاری ہو گا او سپر
مسئلہ چوتھا شک فعلون مین نماز کی ہی پس اگر حاصل ہوی شک کسی
فعل مین بعد از داخل ہونی دوسری فعل مین کہ وہ فعل آخر ہی اوس
فعل اول سی وہ شک اعتبار نہین رکھتا اور اگر حاصل ہوی آگی اوس
فعل سی چاہئی مشکوک فیہ کو بجالاوی اور اصح وہ ہی کہ یہہ حکم مطلق
فعل مین جاری ہی یہان تک کہ سورہ مین بنسبت کرتی الحمد کی
یا آخر سورہ کا قیاس کرتی اول سورہ کی یا آیت بنسبت کرتی دوسری
آیت کی اور آخر آیۃ کا قیاس کرتی اول آیۃ کی پس اگر شک کری
فاتحۃ الکتاب مین حال وہ کہ داخل سورہ مین ہوا ہوی یا وہ کہ
شک کری اول حمد مین یا اول سورہ مین اور حال وہ کہ آخر او کا
پڑھتا ہوی یا وہ کہ شک کری آیہ مین بعد از داخل ہونی دوسری
آیہ مین یا اول آیہ مین شک کری وقت ایک کہ آخر آیہ مین
ہوی یا یہہ کہ شک کری سورہ مین بعد از داخل ہونی قنوت

ہین یا شک کری رکوع مین بعد از داخل ہونی سجود مین یا شک
کری اوس قیام مین جو بعد از رکوع کی ہی سجدہ[2] کو جہکتی سو وقت مین یا
یا شک کری سجدہ مین بعد از اوتہنی کی سجدہ سی یا بعد از داخل
ہونی تشہد مین التفات شک پر نکری ہان اگر شک کری
سجدہ مین وقت مین اوتہنی کی چاہئی سجدہ کو عمل مین لی آوی
اور لیکن اگر شک کری تشہد مین وقت مین ذکر گئی گئی ہی کی
التفات شک پر نکری[3] اور اگر شک کرنا آگی داخل ہونیکی دوسری
فعل مین اوس معنی سی جو آگی ذکر ہوی حاصل ہوی چاہی مشکوک فیہ
کو عمل مین لی آوی اور اگر شک کری صحیح ہونی مین اور فاسد ہونی
مین جو فعل کہ واقع ہوا ہی مانند اسکی کہ شک کری بعد از رکوع
کی یا بعد از ذکر کی کہ آیا اونہون کو صحیح بجا لی آیا ہون غلط بجا لی
آیا ہون بعد از یقین کی ہونی پر اوس کام کی نہیں اتوی وہ کہ التفات
نکری اگرچہ محل باقی رہی مسئلہ[4] پانچوان شک کرنی مین گنتون کی
نماز واجب کی دو رکعتی مین اور تین رکعتی مین اور چہار رکعتی

مین دو رکعت تمام ہونیکی آگی اوس چہار رکعتی مین سبب فساد نماز کا
ہی اور لیکن بعد از تمام ہونی دو رکعت کی نماز چہار رکعتی سی اور
حاصل ہوتا ہی تمام ہونا دو رکعت کا سر اوٹھانی سی دوسری سجدہ
سی دوسری رکعت کی پس ہی سبب فساد نماز کا ہی تمام صورتون
مین پہلی شک درمیان مین دو اور تین کے ہی بعد از سر اوٹھانیکی دوسری
سجدہ سی دوسری رکعت کی اس صورت مین بنا کو تین پر رکھی
اور بعد چوتھی رکعت کو بجا لی آوی اور نماز کو تمام کری اور بعد از
نماز احتیاط ایک رکعت کھڑی رہکر یا دو رکعت بیٹھکر بجا لی آوی
دوسری شک درمیان مین تین اور چار کے ہی ہر جائی مین
کہ ہوا ہوی یعنی سر اوٹھانیکی کی ہو یا سر اوٹھانیکی بعد از ہو یا قیام
مین ہوا ہوی بنا کو اوپر چہار کی رکھی اور نماز کو تمام کری اور
بعد از ان نماز احتیاط ایک رکعت کھڑی رہکر یا دو رکعت بیٹھکر
کر بجا لی آوی تیسری شک درمیان مین دو اور چار کی ہی بعد از
سر اوٹھانیکی دوسری سجدہ سی دوسری رکعت کی بنا کو اوپر

چہار رکہ

چہار کی رکہی اور نماز کو تمام کری بعد ازان نماز احتیاط دو رکعت
کہڑی رہکر بجالی آوی چوتہی شک درمیان مین دو اور تین اور چار کے
ہی بعد از سر اوٹہانیکی دوسری سجدہ سی دوسری رکعت کی بنا
کو اوپر چہار کی رکہی اور نماز کو تمام کری بعد ازان نماز احتیاط
دو رکعت کہڑی رہکر پڑہی اور دو رکعت بیتہہ کر پڑہی پانچوین
شک درمیان مین چہار اور پانچکی ہی دوسری سجدہ سی فارغ
ہو کر بیتہی سو وقت مین بنا کو اوپر چہار کی رکہی اور تشہد اور سلام
فراغت پاکر بعد ازان دو سجدۂ سہو عمل مین لاوی چہتی شک
درمیان مین چار اور پانچکی ہی کہڑی رہی سو وقت مین اس
صورت مین قیام کو منہدم کر یعنی توڑ ڈال کر بیتہہ جاوی شک
اوس کا راجع ہوتا ہی یعنی پہرجاتا ہی درمیان مین تین اور چار کے
پس نماز کو تمام کری بعد ازان نماز احتیاط ایک رکعت کہڑی
رہکر یا دو رکعت بیتہہ کر پڑہی ساتوین شک درمیان مین تین
اور پانچکی ہی کہڑی رہی سو وقت مین خراب کری رکعت کو یعنی

بیٹھہ جاوی شک اوسکا پلٹتا ہی درمیان مین دو اور چار کی نماز
کو تمام کری اور حکم دو اور چار کا بجالی آوی آٹھوین شک در
میان مین تین اور چار اور پانچکی ہی کھڑی رہی سو وقت مین خراب کری
رکعت کو یعنی بیٹھہ جاوی شک اوس کا پلٹتا ہی درمیان مین
دو اور تین اور چار کی نماز کو تمام کری اور حکم دو اور تین اور
چار کا بجالی اوی یعنی نماز احتیاط دو رکعت کھڑی رہکر اور دو رکعت
بیٹھہ کر پڑہی نوین شک درمیان مین پانچ اور چھی کی ہی خراب
کری رکعت کو یعنی بیٹھہ جاوی شک اوسکا پلٹتا ہی درمیان مین
چار اور پانچکی نماز کو تمام کری دو سجدۂ سہو دو بار بجالی آوی اور
باقی احکام شک کی مفصلا بڑی رسالی مین ذکر ہوی ہین اون
احکام سی مسئلہ چھٹا کہ بیان مراد تین شک کی ہی اور ترجمہ کرنی
والا اس جائی مین واسطی اختصار کی ساقط کئی کیا جو شخص کہ چاہی
اوس بڑی رسالی سی رجوع کرین مسئلہ ساتوان نماز احتیاط
واجب ہے پس جایز نہین ہی یہہ کہ ترک کری نماز احتیاط کو

مراد شک سی وہ ہی کہ دو احتمال برابر نہین ہوی پس اگر ایک اون دو احتمال سی راجح ہوی وہ ظن ہی اور عمل اوس ظن پر واجب ہے اور عمل شک سے منہ

اور

اوتار ہی نماز کر ہی مسئلہ اٹھوان اتوی وہ ہی کہ نماز احتیاط لحاظ
کئی گئی ہوی ہی اوس نماز مین جبر کر سبب سے باطل ہونی نماز کی فاصلہ
ہونی سی درمیان مین اوس نماز احتیاط کے اور نماز کے اور لحاظ کئی گیا
ہوا ہی اوس نماز احتیاط مین استقلال یعنی خود جدا نماز ہونا سبب
سی واجب ہونی نیت کی اور تکبیرۃ الاحرام کی اور واجب ہے پڑہنا
سورہ حمد کا آہستہ اور واجب ہے اوس نماز احتیاط مین رکوع اور سجود
اور تشہد اور سلام لیکن پڑہنا سورہ اور قنوت کا نماز احتیاط
مین نہین ہی مسئلہ نوان پچہانا تو نی آگی یہہ کہ وہ چیز کہ جنکی قضا
ہوتی ہی چیزون سی نماز کے سجدہ ہی اور تشہد ہی اور چیزین یا تشہد
کی جو شخص کہ نماز کرنی والا ہی بعد از بجا لی آنی نماز کے نیت کری
کہ بجا لی آتا ہون مین سجدہ کو عوض مین بہولی ہوی سجدہ کے اور ایسا ہی
تشہد اور چاہی نیت نزدیک ہونی اول فعل سی اور واجب ہے
رعایت کرنا وقت مین بجا لی آنی کی چیزون سی جو بہولی گئی ہی
وہ جو کچہ کہ واجب تہی رعایت اون چیزونکی جزو مین حال نماز مین

مسئلہ دسواں جس وقت کہ بعد از نماز کی بجالا وی جن چیزون سی جو بہولا ہہا
یا دوسجدہ سہو سی بعد معلوم ہوا کہ سہو اور فراموشی واقع نہ ہوئی تہی
نماز صحیح ہی اور جس وقت کہ درمیان مین سجدہ سہو کی یا درمیان مین
چیزونکی جو فراموش ہوئی تہی خبردار ہوا اس طور سی کہ سہو اور فراموشی
نہ ہوئی تہی قطع کری یعنی چہوڑ دیوی سجدہ سہو کو یا چیزون کو جو
فراموش ہوئی تہی کہ جسکو کر رہا تہا اور نماز صحیح ہی بحث تیسری
بیان مین حکم سہو کی ہی نماز مین اور واجب ہے دو سجدہ سہو اوسچیز
جو یاتہہ کیا ہوئی سہو سی اگرچہ دو حرف ہوی اور اوسپر جو سلام
نماز کہا ہوئی غیر جائی مین اور اوسپر جو شک کیا ہوی درمیان
مین چار اور پانچکی بیہتی سو وقت مین بلکہ واجب ہی واسطی ہر
زیادتی اور کمی کے جو واقع نماز مین ہوی بشرطیکہ خبردار بہولا
ہوی وہ جو کچہ کہ کم کیا ہی جائی مین اپنی اگرچہ بجالاوی اوسکو
بعد از نماز کی مانند سجدہ کے جو فراموش ہوا تہا اور مانند تشہد کے
جو فراموش ہوا تہا اور لیکن اگر خبردار ہوی وہ جو کچہ کہ کم کیا ہی

نفیت بجز ی نقصان کمی اور زیادتی اور نیت ہی واسطی نہ واجب ہی بلکہ واجب...

نماز سی جاہی مین اوسکی بجالی آیا اوسکو پس سجدہ سہو نہین ہی
اوسپر اور جسوقت کہ تاخیر مین ڈالی سجدہ سہو کو محل سہی اوسکی
گناہ کیا ہی اور جسوقت کہ فراموش کری اوسکو واجب ہی کہ
عمل مین لی آوی اوس سجدۂ سہو کو یاد آئی سو وقت مین اگرچہ
فاصلہ ہوا ہوی اور احوط وہ ہی کہ کہی سجدہ سہو مین بسم و باللہ
وصلی اللہ علی محمدؐ و آل محمدؐ اگرچہ اقوی ذکر کا واجب نہونا ہی
اوس سجدہ مین ہان واجب ہے بعد از سر اٹہانیکی دوسری
سجدہ سی تشہد اور سلام اور واجب تشہد سی پڑہنا تشہد
خفیف کا ہی یعنی چہوٹا اور واجب ہے سلام سی کہ باہر جاتی ہین
اوس سلام سی نماز سی اور تشہد خفیف عبارت ہی دو کلمہ شہادت
سی اور صلوۃ اوپر محمدؐ کی اور اوپر آل محمدؐ کی مقصد چہٹا قضا مین
نماز کی ہی اور اوس مقصد مین کئی بحث مین بحث پہلی واجب
ہی قضا نمازین یومیہ کی خارج وقت مین اوس شخص پر جو نہ کیا ہو
اون نماز یومیہ کو وقت مین اوسطی عذر کی یا سوای عذر کی مگر

احوط بلکہ اقوی وہ نیت ہی کہ جو نماز مین گذرا ۱۲ منہ

یہہ کہ نکرنا نماز یومیہ کو حد بلوغ کو نہ پوہنچنی کی سبب سی ہوی جمیع
وقت مین یا وہ کہ نکرنا سبب سی دیوانگی کی ہوی جمیع وقت مین
یا وہ کہ نکرنا سبب سی بیہوشی کی ہوی جمیع وقت مین یا وہ کہ
نکرنا سبب سے حیض کے یا سبب سی نفاس کی ہوی جمیع وقت مین
یا وہ کہ نکرنا سبب سی کفر اصلی کی ہوی جمیع وقت مین قضا نہین
ہی ایسی لوکون پر اِن واجب ہی قضا دیوانی پر اور حائض
پر اور نفاس والی پر اور بیہوش پر جسوقت کہ حاصل ہوی یہہ
امرین جو ذکر کئی گئی ہین بعد از اوسکی کہ کذری وقت سی اِس
قدر زمانہ کہ ہوسکتا تہا مکلف کو بجا لی آنا نماز مختار کی اوس
زمانی مین موافق حال اپنی حاضر ہونی سی اور مسافر ہونی سی اور
غیر انہو نکی اور بجا نہ لی آیا ہوی نماز کو جسوقت کہ برطرف ہوی
یعنی دور ہوی یہہ امرین جو ذکر کئی گئی ہوی ہین حالت ایک مین
جو باقی رہی وقت سی موافق ایک رکعت کی اور شروع نماز
سی اوس موافق مین نہ کیا ہوی بحث دوسرے واجب ہی ترتیب

قضامین

قضا مین نماز یومیہ کی باوجود یقین کی ترتیب پر یعنی آگی قضا ہوی
سو نماز کو آگی پڑہنا اور پیچہی قضا ہوی سو نماز کو پیچہی پڑہنا اور اگر
غیر نماز یومیہ کی نمازون سی کہ فوت ہوی ہون ترتیب اون
نمازون مین واجب نہین ہی پس جایز ہی قضای نماز سورج گرہن
کی آگی قضا سی نماز چاند گرہن کی اگرچہ نماز چاند گرہن کے سورج گرہن
کی آگی فوت ہوی ہوی ہان اقوی قضا مین نماز یومیہ کے واجب
نہین ہی ترتیب صورت جہل مین یعنی ترتیب یاد نہین بعض صورت
مین اگر سبب مشقت اور حرج کا ہوی اور واجب نہین ہی آگی
کرنا قضا نماز کو ادا نماز پر مطلقاً بنا کرتی اوپر اصح کی بحث منفی
واجب ہے ولی میت پر خواہ میت مرد ہوی خواہ میت زن ہوی
آزاد ہوی یا بندہ یعنی مملوک ہوی یہہ کہ قضا کری میت سی
نماز اور روزہ کہ اوس میت سی فوت ہوی ہین اس صورت مین
کہ ہو سکتا تہا میت سی قضا اون نماز روزہ کی کہ سستی اور
بی پروائی کیا تہا اور مراد ولی سی اوس مقام مین بڑا بیتا ہی

مقصد ساتوان نماز جماعت مین ہی اور اوس مقصد مین کیتی
بحث ہین بحث پہلی نماز جماعت مین ہے اور وہ نماز جماعت مستحب
موکد ہی یعنی تاکید کی گئی ہوی ہی اور جایز ہی واسطی اوس
شخص کے جو چاہتا ہی بجالانا نماز یومیہ کو اقتدا کرنا دوسری
سی یعنی پیچھی کھڑی رہنا دوسریکی اور تابع ہو کر نماز یومیہ کو بجالے
آوی ہر چند مختلف ہوی نماز ان دونو کی قصر مین اور اتمام مین اور
قضا مین اور ادا مین اور ملتی ہی رکعت ملنی سی ماموم کی امام سے
حالت رکوع مین اگرچہ امام ذکر رکوع کو پڑہ چکا ہوی امام یعنی آگی کھڑی
رہنی والا ماموم یعنی پیچھی کھڑی رہنی والا اور امام کی ساتھہ ساتھہ
تابع ہو کر رہنی والا بحث دوسری صحیح نہین ہی نماز جماعت
حایل کے ساتھ کہ منع کری دیکھنی سی ماموم کی امام کو یا اوس شخص کو
کہ معتبر ہی دیکھنا اوس شخص کا نماز جماعت مین یعنی جو حایل کہ منع
کری دیکھنی سی ماموم کی امام کو یا ماموم کو جمیع احوال مین مانند
حالت قیام کی اور حالت قعود کی اور مانند اٹہنی کی اور بیٹہنی کے اوس وقت مین

ہی

ہی کہ ماموم مرد ہوی اور لیکن اگر ماموم عورت ہوی پس نقصان

نہین رکہتا ہی اوسوقت مین کہ امام مرد ہوی اور عورت یقین کہتی

ہوی احوال امام سی تا ہو سکی اوس عورت کو متابعت اوس امام کی اور

ایسا ہی صحیح نہین ہی نماز جماعت زیادہ بلند ہونی سی جای امام کے

کہڑی رہنی کے ماموم کی کہڑی رہنی کی جائی سی بقدر معتد بہ یعنی بہت

زیادہ ہوی اور ایسا ہی جایز نہین ہی نماز جماعت دور ہونی سی

ماموم کی امام سی اسقدر کہ اوسکو بہت دور کہڑا رہا کہین نسبت

کرتی نماز جماعت کے اور ایسا ہی جایز نہین ہی جماعت مین آگے

ہونا جای ماموم کی کہڑی رہنی کی امام سی بحث تیسری شرط ہی جماعت

مین یہہ کہ ماموم نیت اقتدا کری یعنی امام کا تابع ہو کر اسکی ساتہہ نماز

پڑہنی کے نیت کری اور شرط ہی جماعت مین یہہ کہ نیت کری ایک

امام کے ساتہہ پڑہنی کے اور معین ہوی امام نام سی یا اشارہ سی یا کسی

صفت سی بحث چوتہی شرط ہی امام جماعت مین عدالت اور

مقصود عدالت سی حسن ظاہر کا ہی اور جانا جاتا ہی پرہیز کرنی

سی اوس اام کی اون چیزون سی کہ منافات مروت سی رکہتی ہیون
اور دلالت کرین اسپر کہ کرنی والا اون کامون کا پروا دین سکے
نہین رکہتا اور پرہیز کرنی سی گناہان کبیرہ سی کہ او نہین گناہان کبیرہ
ہین سی ہی اصرار کرنا گناہ صغیرہ پر اور تفصیل گناہ صغیرہ اور کبیرہ کی بڑی
رسالہ مین لکہی گئی ہی مقصد اٹہوان نماز مین مسافر کے ہی اور کلام سرطون
مین قصر کے ہی اور وہ شرطین کئی امر ہین پہلا وہ کہ مسافر ارادہ طی
کرنی کا مسافت کی رکہتا ہوی اور مسافت مراد ہی آٹ فرسخ ممتد
سی یعنی دراز جانی مین طرف سفر کے یا پلٹنی مین سفر سی یا جانی مین اور
پلٹنی مین ہر دو جانی مین چار فرسخ پلٹنی مین چار فرسخ جسوقت کہ جانا او
پلٹنا ہر دو ایکروز مین ہوی یا ایک رات مین ہوی یا رات اور دن
مین ہر دو ہوی یا وجود متصل ہونی سی جانا اوسکا پلٹنی سی اوسکی اور
توڑ نہ ڈالی اوسکی متصل ہونی کو بتیو نہ کرنی سی یعنی سونی سی ایک شب
کی یا زدہ کی راہ مین دوسرا شرطون سی وہ ہی کہ مسافر ارادہ
مسافت کو قایم رکہی پس جسوقت کہ پلٹنی اگی پوہنچنی سی چہار فرسخ

که حدسی تمام کری نمازکو اور ایساہی ہی حکم جسوقت که متردد ہوی مسافت
مین اور اگر چلتی ارادہ سی مسافت کے یا متردد ہوی بعد از پہونچنی چہار فرسخ کے
حدسی نمازکو قصر کری اگرچہ اوس روز مین چلتی منزل تک اپنی نا کرتی اوپر
اصح کی تیسرا شرط ون سی وہ ہے که جمع نکری ارادہ مسافت کی سات عزم دس روز
کی رہنی کا یا زیادہ درمیان مسافت کے اور ایساہی عزم نکری گذرنی کا وطن مین سی اپنی
اگرچہ وطن شرعی ہوی پس اگر عزم کری ایکان دو امرون سے نماز کو تمام کری در
میانمین سفر کی مانند اوسکی که ارادہ کری طی کرنا چہار فرسخ کا عزم سی رہنی پر دس
روز کی یا زیادہ درمیان مین چار فرسخ کی یا سیر چار فرسخ پر یادہ که واسطی اوسکی وطن
ہوی درمیان مین چار فرسخ کی یا سیر چار فرسخ پر اور ارادہ کہتا ہوی گذرنی کا وطن
پر سی اور تین چیز سفر کو توڑتی ہین پہلا وطن ہی اور مراد وطن
سی وہ مکان ہی که لیا ہوی اوس مکان کو انسان نی واسطی اسکی
که ہمیشه قرار اور جائی اوسکی ہوی دوسرا اون چیزون سی که
سفر کو توڑتی ہین اقامه ہی اور مراد اوس اقامه سی عزم رہنی
پر دس روز کی ہی یا زیادہ ایک مکان مین تیسرا اون چیزون

۲/ ان دو صورتون اخیرہ مین صحیح سفر ہی درمیان مین قصر اور اتمام کے

سی کہ توڑتی ہین سفر کو تردد ہونا رہتی مین اور نہ رہنی مین پندرہ

روز تک ایک مکان مین چوتھا شرطون سی قصر کے وہ ہی کہ جائز ہوی

سفر شرعا پس جسوقت کہ حرام ہوی سفر شرعا قصر نکری نماز کو پانچوین

شرطون سی قصر کی وہ ہی کہ نہوا ہوی اون تمام لوگون سی کہ سفر کرنا

شغل اور عمل اونکا ہوی مانند مکاری کے یعنی کرایہ پر لادنی والی جانورون

کی اور ملاح کی اور سوای انہونکی کشتیبان سی اور قاصد سی پس یہہ

لوگ چاہئی تمام کری نماز کو اوس سفر مین کہ عمل انہونکا ہی اگرچہ

ہوا ہوی یہہ سفر واسطی ضرورت اپنی چہٹا شرطون سی قصر کی وہ

ہی کہ محل ترخص پر اور وہ محل ترخص عبارت ہی مکان ایک سی کہ

پنہان ہوی یعنی نظر نہ آوی اوس مسافر کو صورت دیوارون شہر کی

گہرونکی اور شکلین اون گہرونکی دیوارون کی نہ شباہت اور پنہان ہی

اون گہرونکی یا مکان ایک کہ آواز اذان دینی والی کا اوس مسافر

کو نہ پہونچی ہر ایک ان دو چیزون سی کہ ہوی کفایت کرتا ہی

اور چار جائین ہین کہ مسافر اختیار رکھتا ہی اون جایون

اور وطن ہے کہ آگی بتین سفر کی جمع کری درمیان مین قصر کے اور اتمام کے اور ایسا ہی اگر ایک ان لوگون سے سفر کو جاوین کہ شغل انہون کا نہین ہی مخ

مین

مین قصر مین اور اتمام مین اور چار جائین عبارت ہی مسجد الحرام سی اور
مسجد نبی سی اور مسجد کوفہ سی اور حایر سید الشہدا عم سی اور تمام کرنا ان
کو ان جایون مین افضل ہی **کتاب روزہ کی** اور اوس کتاب
مین کئی فصل ہی پہلی شرط ہی روزہ مین داعی یعنی ارادہ قربت
کی سمات اور واجب ہی ارادہ اخلاص کا اور اطاعت کا اور
واجب ہی معین کرنا غیر رمضان مین اور غیر روزہ رمضان کا
رمضان مین صحیح نہین ہی اگرچہ آگی ظہر سی تجدید نیت کری یعنی
تازی نیت کری اور اگر نہ جانکر نیت روزہ غیر رمضان کی کیا
رمضان مین تو رمضان سی گنی جائیگا اور غیر رمضان مین معین کرنا
قسم کا واجب ہی مگر وہ کہ نیت ما فی الذمہ کری یعنی جو چیز کہ اپنی
ذمہ مین ہی اگر ایک قسم مین منحصر ہوی ہان واجب نہین ہی ارادہ
ادا کا اور قضا کا اور اصالہ کا یعنی روزہ اپنی ذات کا اور تحمل کا
یعنی روزہ غیر کا بلکہ اگر محل مین ہر ایک کی ارادہ خلاف کا کری
نقصان نہ پہنچائی کری اگرچہ کہ گناہ ہی اور شرط نہین ہی جاننا

معنی روزہ کی اور تفصیل مفطرات کی یعنی جو چیزین کہ روزہ کو باطل
کرتی ہین بلکہ اگر نیت روزہ کی کری اور ایسا خیال کری کہ جنابت
عمداً مضر نہین ہی لیکن عمل مین نہ لی آیا روزہ صحیح ہی مکروہ کہ وقت
مین نیت کی ارادہ امساک کا یعنی چھوڑنا اون چیزون کا جو روزہ کو
باطل کرتی ہین سوای جنابت کی کری اور وقت نیت کا واجب
معین مین باوجود التفات کی نکلنا صبح صادق کا ہی یا بر وقت
شب سی اور عذر سی یا فراموشی سی ظہر کی آگی تک ہی اور غیر معین
مین اول شب سی ظہر تک مکروہ کہ مفسد ایک روزہ کا عمل مین
لی آیا ہوی اور سنت روزہ مین اول شب سی آفتاب غروب
ہوی تک ہی اور جایز ہی بجا لی آنا تمام روزہ رمضان کے
یا بعض کا ایک نیت سی شعبان کے اور غیر شعبان کے کافی
ہی رمضان سی خواہ ارادہ واجبی کا کری یا نکری اور اگر در
میان مین روزہ کے معلوم ہو کہ رمضان سی ہی واجب نہین
ہی تجدید نیت کی اور ایسا ہی اگر نیت قربت کے کری اور

اوپر حاشیہ مین گذرا کہ اگر شک ظہر کا جانا تجدید نیت کرے

اگر

اگر اوس روز کو روزہ نہ رکھی اور آگی ظہر کے معلوم ہوا کہ یہہ روزہ
رمضان کا ہی تجدید نیت کری اگر مفطر کو عمل مین نہ لی آیا ہوی
اور اگر بعد از ظہر کے معلوم ہوی واجب ہی امساک اور قضا
اوس روز کے اور جسوقت کہ روز مین رمضان کے ارادہ افطار
کا کری اور بعد توبہ کری تجدید کافی نہین ہی اور استدامہ
حکم نیت کے پر باقی رہی روز تمام ہوی تک پس اگر ارادہ کری
دن مین روزہ نہونی کا یا تردد کری یعنی رکھون یا نہ رکھون روزہ
باطل ہی بخلاف اسکی کہ عزم توڑنی کا کری زمان آئندہ مین یعنی
تہوڑی وقت کی بعد اور روزہ مین عدول نہین ہی یعنی ایک
روزہ سی دوسری روزہ کی طرف نیت پہیر لینا فصل دوسرے
بیان مین مفطرات کی ہی اور وہ کتنی چیزین ہی پہلا کہانا عمدا
دوسرا پینا عمدا تیسرا جماع عمدا بقدر حشفہ یا زیادہ عورت سی
یا مرد سی یا حیوان سی آگی سی یا پیچھی سی جیتی ہوی سی یا مری ہوی
سی بزرگ سی یا کوچک سی فاعل ہوی یا مفعول ہوی اور

فساد روزہ کا قصد سی افطار کے زمانہ آیندہ مین فعلی قوت سے نہین ہی

جسوقت که درمیان مین جماع کی اوسکو یاد آئی کی سیاہی یا مختار
ہوئی کی سیاہی پی توقف بہار نکالی روزہ صحیح ہی اور اگر نکری
ایسا روزہ باطل ہی چوتہا جہوٹ خدا پر اور انبیا پر اور اوصیا
پر عمدا امر دنیا مین ہو یا امر دین مین ہو فتوی ہوی یا نہوی رجوع
کری یا نکری جاہل ہوی یا نہوی عربی سی ہوی یا نہوی قول ہو
یا نہوی صحیح ہوی یا نہوی بان نقل کرنا جہوٹ کا یا ارادہ سی
شوخی کی یا تقیہ سی یا اعتقاد سی صدق کی اور معلوم ہوا کہ جہوٹ
تہا یا اعتقاد سی جہوٹ کی اور معلوم ہوا کہ صدق تہا یا بہولی
سی یا کسی سی خطاب نکری یا خطاب کری کسی سی کہ نہ سمجھی وہ
شخص نی نقصان نہین رکہتا ہی پانچوان عمدا ڈوبانا تمام سر کو
خالص پانی مین تنہا سوای بالون یا بدن کی ساث دفعہ یا تدریجا
یعنی کم کم نکرو کہ سر پر چیز ایک رکھی کہ وہ چیز مانع ہوی پہونچنی
سی پانیکی یا بعضی سر کو ڈبادی پانی مین اور بعد از باہر آنیکی
باقی کو پانی مین ڈبادی یا شک کری تمام سر ڈوبا ہی یا نہین یا عادل ایک

اخوط جاری ہونا حکم کا ہی ہر قسم کی پانی مین خصوصا مضاف پانی مین

جبر دیوی کہ تمام سر پانی مین نہین ڈوبا یا بہولی سی یا جبر سی سر کو
پانی مین ڈوبا یا پس یہہ تمام صورتون مین روزہ اوسکا صحیح
ہی اور جسوقت کہ روزۂ واجب معین مین وقت مین ارتماس
کی نیت غسل کے کری غسل اور روزہ اوسکا دونو باطل ہی ہان جسوقت
کہ پانی مین دوبی بعد یا وقت مین باہر نکلنی کی پانی سی نیت غسل
کی کری غسل صحیح ہی اور جاہل یعنی نہین جانتی والا مسئلہ کا غیر عالم
رکہنی والا مانند عمدا کرنی والی کی ہی چہتا پہونچانا غبار غلیظ کا یا
رقیق کا کہ تحرز یعنی پرہیز اوس سی دشوار نہوی خواہ وہ حلال
ہووی یا حرام ہووی حلق مین عمدا اگرچہ حفاظت نکر سکنی کی سبب سی
ہووی خواہ غبار خود اوٹہاوی یا خود نہ اوٹہاوی مگر وہ کہ بی اختیار
یا بہولی سی حلق مین جاوی اور دہوان حقی کا اور اسکی سر یکا
ہی فساد کرنی والا روزہ کا ہی ساتوان عمدا باقی رہنا جنابت
پہ صبح صادق نکلی تک رمضان مین اور غیر رمضان مین اور روزہ
صحیح کرنا سوای عمدا کے قضای رمضان مین مانند عمدا کے ہی اور تتابع روزہ

مین کفارہ کی اوسکی سبب سی باطل نہین ہوتا ہی ہان اگر شب مین جنب
ہوی اور غسل کو بہول جاوی ایکروز تک یا زیادہ ایک روز سی روزہ
فاسد ہی اور ایسا ہی جسوقت کی سبب کو جنابت کی ایسی وقت
مین موجود کری کہ وسعت غسل کے نرکہتا ہوی اور اگر غیر از تیمم کے
وسعت نرکہتا ہوی گناہ گار ہی اور روزہ معین صحیح ہی اگر تیمم
بدل غسل کی کیا ہوی اور اگر ملاحظہ کری وقت کو اور گمان کری
کہ وقت وسعت رکہتا ہی اور بعد معلوم ہوا کہ وقت تنگ
تہا اوپر اوسکی کوئی چیز نہین ہی اور ملاحظہ نکرنی سی لازم ہی
قضا اور ترک کرنی والا تیمم کا مانند غسل کو ترک کرنی والی
کی ہی اور واجب ہی کہ صبح تک بیدار رہی تیمم سی اور غسل حیض
کا اور نفاس مانند غسل جنابت کی ہی پس حدث اون حیض اور
نفاس کا مانند حدث اوس جنابت کی ہی باطل کرنی مین روزہ
کی اور اون احکام مین جو گذری ہین اور آگی آتی ہین اور لیکن
مستحاضہ پس وہ جو کچہ کہ دخل رکہتی ہین روزہ مین افعال سی

اوس مستحاضہ کی غسلین روز کی ہین کہ واسطی نماز کی واجب ہوی
ہوین اور واجب نہین ہی غسل کرنا فجر کی اگی مستحاضہ نی اور جسوقت
کہ شب مین رمضان کی جنب ہوی اور سو جاوی اور ممکن ہوی بیدار
ہونا اوسکو صبح تک اور بیدار نہین ہوا روزہ اوسکا صحیح ہی
اگر نیت غسل کی رکھتا ہووی ہان اگر بیدار ہوی اور پھر سووی
واجب ہی قضا اور اگر بعد از دو دفعہ بیدار ہونیکی پھر سویا لازم ہی
کفارہ اور قضا اور بیدار ہونا اوس خواب سی کہ جسمین محتلم ہوا تہا
حساب مین نہین ہی اور جس کسی کو کہ غسل یا تیمم ہو نہ سکی اوسی ساقط
ہی شرط ہونا طہارت کا روزہ مین ویسا ہی روزہ رکہی اپنی آنسوان
نکلنا منی کا ہی اختیار سی نوان حقنہ پتلی چیز سی اور حقنہ مرد کی
پیشاب کی جابی مین جایز نہی بلکہ جایز ہی پہونچانا جوف مین یعنی پیٹ
مین ہر روزن سی بدن کی غیر ازمہ کی مگر وہ کہ حقنہ پتلی چیز سی
یا کہانا یا پینا ہووی ہان جسوقت کہ روزن غیر ازمہ کی ہوی کہ
غذای بدن اوس روزن سی حاصل ہوی وہ روزن حکم مہ کا رکہتا ہی

دسواں نام کوئی عمداً اور جسوقت کہ چیز ایک شب مین کہاوی
کہ واجب ہوی قی کرنا اوسکا روزہ مین روزہ اوسکا باطل ہی
فصل تیسری تو ابع مین روزہ کی ہی اور اوس فصل مین کتنی بحث ہین
بحث پہلی باطل نہین ہوتا ہی روزہ چوسنی سی یا چبانی سی یا چکہنی
سی کسی چیز کو جب تک کہ عمداً سبب حلق تک پہنچنی کا ہنوی پس
اگر ہولی سی حلق تک پہنچ جاۓ نقصان نہین رکہتا ہی اگرچہ پی
سبب منہ مین لیا ہوی اور ایسا ہی نگل جانا ریت اور تہوک کا
ہر چند جمع ہونا اوسکا واسطی تصور چیز ایک کی ہوی ہان جسوقت
کہ تہوک یا رطوبت منہ کی اندر سی تہا یا چیز ایک کے ساتہ باہر آوی
اور بعد نگل جاوی باطل کرنی والا روزہ کا ہی مگر وہ جو کچہ کہ باہر آتا
تہوک مین منہہ کی اندر کم نام ہو جاوی اور ایسا ہی ہی غیر تہوک
اور اگر خون تہوک مین ملی اور اوسکو نگل جاوی احوط قضا اور
کفارہ جمع ہی یعنی تینو کفارہ اور جسوقت کہ نگل جاوی وہ جو کچہ
کہ جڑ مین دانتوں کی رہتا ہی قضا اور کفارہ اوپر اسکی لازم ہے

سببِ پہنچی حلق مین ... تیسرا ... احوط وہ کہ عمداً

۲۳

اور بہولی سی نقصان نہین رکہتا ہی اگرچہ باہر لی آئی مین اوسکی
کوتاہی کری بحث دوسری جانکہ نہین جانتی والاحکم ہین جانبی
والی کی ہی پس اگرکہاوی مفطر کو اعتقاد سی یہہ کہ روزہ فاسد
ہوا ہی یا سلنت ہی صحیح سمجہا ہی ہوی اور انیتا ہی ہی جسوقت کہ
کوئی ہی جبر کری افطار پر اور خود کہاوی یا یہہ کہ تقیہ سی مفطر کو
کہاوی بخلاف اوسکی جسوقت کہ جبر احلق مین اوسکی ڈالی ہان
جسوقت کہ تقیہ سی افطار کری بعد از غروب ہونی آفتاب کے
اور سرخی مشرقی ڈہلنی کی آگی یا جبر ایک کہاوی کہ مفطر نہین ہی
آگی مخالفین کے دور نہین ہی صحیح ہونا روزہ کا بحث تیسری
قضا اور کفارہ لازم ہوتا ہی عمدا اسی غیر از قی کی مفطرات سی
ہر روزہ مین کہ کفارہ اوسمین ہی مانند روزہ رمضان کے
اور قضا اوس رمضان کے اور نذر
معین اور روزہ اعتکاف کا جسوقت کہ واجب ہوتا اور
لیکن غیر ان روزہ کی مانند روزہ نذر مطلق کے اور کفارہ کی اور

۲ روزہ کی ہیں و اجب قضا اوس
۳ عمدا آگی قضا اور مفطرات
مین اور نذر معین
مین اور روزہ
اعتکاف واجب
مین بسبب کفارہ
سی ہی

سنت کی پس گناہ افطار مین اونکی نہین ہی اور فرق نہین ہی
واجب ہونی مین کفارہ کی درمیان مین جاننی والی کی اور جاہل
مقصر مشتبہ کی یعنی جاہل اور آگاہ ہو کر تقصیر کرنی والا سمجھی مین مسئلہ
کی اور غیر مقصر پر کفارہ لازم نہین ہی اور کفارہ رمضان مین
مکلف اختیار رکہتا ہی درمیان مین عتق رقبہ کی یعنی بندہ آزاد کرنا
اور روزہ رکہنا دو مہینی کی پی درپی اور کہانا کہلانا ساٹہ مسکین
کو خواہ افطار حرام سی کری یا غیر حرام سی کری ہان کفارہ مکرر
ہوتا ہی مکرر کرنی سی سبب اوس کفارہ کا دو روز مین یا زیادہ
دو روز مین بخلاف اسکی جسوقت کہ ایک روز مین مکرر ہوی مگر
کہ جماع ہوی اور حیض جانئی کہ قضا واجب ہوی سبب سی ترک
کرنی ملاحظہ صبح کی کفارہ لازم نہین ہی اگرچہ امساک رمضان
مین واجب ہی اور ساقط نہین ہوتا کفارہ سبب سی عارض
ہونی حیض کے اور دیوانگی کی اور سفر کی اور اوسکی سرکیا یا ان
جسوقت کہ افطار کری اور معلوم ہوا کہ شوال سی تہا کفارہ

ساقط ہی اور جو شخص کہ افطار کری ماہ رمضان مین جان بوجھکر
پس اگر حلال جانی مرتد ہی اور اگر حلال نجانی پچیس تازیانہ حد اوسپر
ہی اور تیسری مرتبہ مین مارا جاوی اور جسوقت کہ روزہ دار
اکراہ کری یعنی جبر کری اپنی عورت روزہ دار کو جماع پر اوپر اوس
مرد کی دو کفارہ اور دو حد لازم ہی اور اگر جبر نکری اوپر ہر ایک کے
ایک کفارہ اور ایک حد اور سوای اوس صورت کی جو ذکر کی گئی
ہی اوپر ہر ایک کی کفارہ دوسریکا لازم نہین ہی نہ مرد کا عورت
پر اور نہ عورت کا مرد پر ہان جسوقت کہ کوئی بھی ایک زن کو
اکراہ کری اعتقاد سی یہہ کہ عورت اپنی ہی قول واجب ہوئی ہی پر کفارہ
کا مرد پر حالی قوت سی نہین ہی اور جسوقت کہ اوپر کسو کی بھی واجب
ہوی روزہ رہنا دو مہینے کا پے درپے کفارہ مین[۲] یا نذر مین اور اوسکے
سر بکی اور عاجز ہوی اتہارا روز پی درپی روزہ رکہی اور اگر
بعد از ایک روز اور ایک مہینی کی معلوم ہوا کہ عاجز ہی اتہارا روز کو
شروع سی رکہی اور جسوقت کہ اوس اتہارا روز سی بہی عاجز ہوی

[۲] جسکی نذر کری ہوی روزہ مین محمد علی منہ

اتہار امد صدقہ دیوی اور اگر اوس اتہار امد سی بہی عاجز ہوی
صدقہ دیوی جلتنا ہو سکی اوتنا اور نہو سکتی پہلے استغفار کری بنیت
سی بدلیت کی اور جسوقت کہ کوی ایک عاجز ہوی خصال کفارہ سے
یعنی تینو کفارہ دینی سی مانند ماہ رمضان کے پس اختیار رکہتا ہی در
میان مین اتہار روز روزہ رکہنی مین اور صدقہ دینی مین جتنا
ہو سکی اوتنا اور عاجز ہونی سی اون چیزون سی بجالاوی اونکو
موافق مقدور کی اور ایسا ہی نہو سکی استغفار کری بدل کفارہ
سی اور بعد از قدرت کی کفارہ دیوی اور جایز ہی تبرع کرنا یعنی
ثواب کے واسطی کفارہ میت کی طرف سی دینا نہ زندہ کی طرف سی
بحث چوتہی واجب ہوتی ہی قضا فقط رمضان مین کتنی چیزون
سی پہلے چیز فعل مفطر یعنی عمل مین لانا مفطر کا اگی ملاحظہ فجر
سی باوجود قدرت رکہتی ملاحظہ پر جسوقت کہ معلوم ہو افعل
مفطر کا بعد از فجر کی تہا اور ایسا ہی جسوقت کہ بعد از ملاحظہ
کے اور شک یا ظن طلوع فجر پر ہوی اور اگر عاجز یا غیر بیچہانی

احوط ہے کہ صدقہ بہی دے

احوط اختیار کرنا روزہ کا ہی اور نہایت احتیاط جمع کرنا ہی درمیان مین ہر دو کے یعنی روزہ اور صدقہ کا

والا وقت سی ہوی یا وہ کہ ملاحظہ کری اور فجر کو نہ دیکہی قضا بہی لازم
نہین ہی اگرچہ معلوم ہوی کہ فعل مفطر کا بعد از فجر کی تہا ۲ اور حکم ملاحظہ
کا خاص ہی رمضان کی سات اور غیر رمضان مین جسوقت کہ معلوم
ہوی کہ بعد از فجر کی تہا قضا لازم ہی دوسری فعل مفطر کا سبب سے
اعتماد کی قول غیر پر باوجود قدرت رکہتا ہوا ملاحظہ پر تیسری ترک
کرنا عمل کا کہنی سی خبر دینی والی کی طلوع فجر پر گمان سی مسخرگی کی یا یقین
نہونی سی صدق پر اوس خبر دینی والی کی بخلاف اسکی جسوقت کہ
ایک شخص عادل خبر دیوی اور احتمال مسخرگی کا نہوی پس کفارہ
بہی لازم ہی چوتہی فعل مفطر کا تقلید سی اوس کسی کی کہ خبر دیوی کہ شب
داخل ہوی جسوقت کہ تقلید جایز ہوی سبب سی اندہی پنی کی یا دو
شخص عادل خبر دیوین اور باوجود جایز نہونی تقلید کی تقلید
کری کفارہ بہی لازم ہے اگرچہ جاہل ہوی اس حکم سی اور غیر رمضان
رمضان سی اس حکم مین برابر ہی معنی تقلید کا یہہ ہی کہ غیر
کے کہی پہ بی تحقیق کریکی عمل کرنا پانچوین افطار سبب سے اندہیری کی یقینا

۲ احوط قضا ہی [illegible]

کری کہ شب داخل ہوی اور آسمان مین مانع نہوی اور شاید قول
کفارہ سی صورت مین شک کی باطن کی وجہ رکہتا ہی اگرچہ جاہل
ہوی افطار جایز نہونی کا ہان جسوقت کہ آسمان مین مانع ہوی اور
مظنہ کری شب داخل ہونی کا قضا لازم نہین ہی اور غیر رمضان
رمضان سی برابر ہی اس حکم مین بہی جہتی پانی مہ مین لینا واسطی
ٹہنڈا ہونیکی جسوقت کہ بی اختیار حلق تک جاوی اور قابل ہونا
سات اوسکی کہ بی سبب پانی مہ مین لینا حکم اوسیکا رکہتا ہی خالی
قوت سی نہین ہی اور غیر پانیکا ملحق پانیکی سات نہین ہی اس
حکم مین ایسا ہی ہی کہ واجب نہین ہوتا حلق مین جانی سی پانیکی
غیر مہ سی پس قضا واجب نہین ہوتی حلق مین جانی سی پانیکی
کلی مین واسطی وضو کی یا غسل کی تا یند اوی کے یعنی علاج کی یا دور
کرنی نجاست کی اور ملنی مین غیر رمضان کی اوس رمضان
سی کلی مین واسطی تبرد کی یعنی خنک ہونیکی وجہ ایک ہی قوی
پس روزہ معین مین قضا کری اور غیر اوس روزہ معین مین باطل

ہوتا ہی

۲ احوط الحاق کرنا غیر پانی کا ہی پانی کی سات اور الحاق کرنا استنشاق کا یعنی ناک مین پانی لینی کا کلی کی سات

۳ احوط وضو مین واسطی نماز نافلہ کی قضا اوس روزہ کی ہی

ہوتا ہی روزہ فصل چوتہی حرام ہی روزہ دو عید کا کہ ایک عید
رمضان کی دوسری عید بکرید کے اور ایسا ہی ہی روزہ کیارویں
کا اور بارویں کا اور تیرویں کا بکرید مین واسطی اوس شخص کے
جو منی مین ہوی اور جسوقت کہ نذر کری ہر جمعرات کو روزہ
رہنی کی اور جمعرات عید کو آوی قضا اوس روز کی واجب ہے
اور ایسا ہی جسوقت کہ سفر یا مرض یا حیض عارض ہوی واجب
ہی من باب المقدمہ امساک کرنا تہوڑا پیش از طلوع فجر کی اور
تہوڑا بعد از ڈہلنی سرخی مشرق کے فصل پانچوین شرط ہی صحیح ہونی مین
روزہ کی بلوغ اور ایمان اور عقل پس روزہ بچی کا صحیح نہین ہی اور
ایسا ہی روزہ مخالف کا پس جسوقت کہ درمیان مین روزہ کی
مرتد ہوی اور بعد ایمان لی آوی ہی روزہ اوس کا صحیح نہین ہے
اگرچہ پیش از ظہر کے تجدید نیت کری اور ایسا ہی روزہ دیوانے
کا اگرچہ ادواری ہوی یعنی کبہو دیوانہ ہی اور کبہو ہوش مین
رہی تمام روز رہی یا بعض وزین اور ایسا ہی روزہ مستکا

اور بیہوش کا اگرچہ نیت کرا ہوی ہان صحیح ہی روزہ جو کوئی کہ
شب مین نیت کری اور دوسری شب تک سووی اور جسوقت
کہ نیت نکری اور ظہر تک سووی روزہ باطل ہی اگر واجب
ہووی اور بہی شرط ہی صحیح ہونی مین روزہ کی خالی رہنا حیض
سی اور نفاس سی اور روزۂ واجب مسافر سی کہ نماز اوسکی قصر
ہووی باوجود جاننی حکم کی صحیح نہین ہی مگر تین جائی مین پہلی جائے
بدل ہی یعنی قربانی کی واسطی حاجی کی دوسری اٹھارا روز بدل
شتر یعنی اونٹ کہ واجب ہوتا ہی اور پر شخص ایک کی جو پیش از
غروب کے عرفات سی باہر آوی تیسری روزہ نذر کا کہ شرط کیا
ہووی کہ سفر مین بجا لی آوی یا سفر مین اور حضر مین اور روزہ سنت
سفر مین بہی صحیح ہی اور ایساہی مسافر جاہل حکم کا پس روزہ اوس
کا صحیح ہی اسلئی کہ حکم روزہ کا اوس جہتہ مین حکم نماز کا ہی اور وہ
جو کچھ کہ ذکر ہوا نماز مین روزہ مین بہی جاری ہی ہی اور ناسی
یعنی بہولنی والا ملحق جاہل سی نہین ہی اور اگر درمیان مین روزہ

عالم ہووی کفایت نکریگا اور روزہ کہ سبب مرض کا یا شدت اوس
مرض کا یا سبب طول مرض کا یا سبب نقصان جان کا ہووی صحیح
نہین ہی اور خوف معتدبہ ضرر کا مانند یقین کے ہی اور جسوقت
کہ گمان سی نقصان ہہونیکی روزہ رکہی اور بعد معلوم ہوا کہ سبب
ضرر کا تہا روزہ اوس کا صحیح ہی فصل چہتی قسمونمین روزہ کی اور وہ
قسمین واجب ہی اور سنت ہی اور حرام ہی اور مکروہ ہی یعنی
کم ثواب ہی اور واجب چہہ قسم پر ہی پہلا روزہ رمضان کا دوسرا
روزہ کفارہ کا تیسرا روزہ قضا کا چوتہا روزہ قربانی متعتع کا
پانچوان روزہ نذر کا اور عہد کا اور قسم کا اور اوسکی سوا یکا
چہتا روزہ تیسری روز کا اعتکاف کی اور اس جا بی مین کتنی
فصل ہین فصل پہلی معلوم ہوتا ہی چاند دیکہنی سی اور تواتر سی
اور شیاع سی کہ سبب یقین کا ہووی پس واجب ہی روزہ اوپر
ہر شخص کے کہ یقین بہم پوہنچاوی رمضان کی چاند پر اور افطار اوپر
ہر شخص کے کہ یقین بہم پوہنچاوی شوال کے چاند پر اگرچہ تنہا ہووی اور

شہادت کو اوسکی رد کری اور حکم حاکم کا کہ معلوم نہین ہوی
خطا اوسکی حکم مین یقین کی ہی اور ایسا ہی بینۂ شرعیہ یعنی دو عادل
واسطی کسی ایک کی کہ آگی اوسکی شہادت دیوین بخلاف ایک
عادل کی اور ایسا ہی اعتبار نہین ہی بغیر اوسکی جو کہ ذرا مانند شہادت
عورتون کی اور حساب نجومیونکا اور طوق کرنا چاند کا اور جھوٹ
اہونکی اگرچہ سبب مظنہ کا ہوی اور ضابطہ ہر مہینی مین کہ اول
اور آخر اوس مہینی کا معلوم نہوی تیس روز ہی خواہ ایک مہینا
ہوی یا زیادہ ہوی جسوقت مین کہ معلوم نہوی کہ بعضی اوس
مہینی سی کم ہی اور جو شخص کہ ماہ رمضان کو بخصوص نجانی اجتہاد
کری یعنی کہ شش روز دریافت کری تا مظنہ حاصل ہوی یعنی گمان
اور مظنون مہینی کو یعنی گمانی مہینی کو روزہ رکھی اور اگر بعد معلوم
ہوا کہ مظنون مہینا رمضان سی آگی تہا قضا واجب ہی بخلاف
اسکی کہ معلوم ہوی کہ بعد از رمضان کی تہا اور جسوقت کہ مظنہ
کری دوسری مہینی کا دوسری مظنہ پر عمل کری اور جسوقت

که مظنه حاصل هووی اختیار کری جس مهینی کو که چاهی بشرط یهه که
درمیان مین پهلی سال کی مهینی کی اور دوسری سال کے مهینی کے
گیاراهینی هووی اور اقوی وه هی که ادا ساقط هی اور قضا واجب
هی هان اگر یقین رکهی که یهه مهینا که قصد روزه کا اوس مهینی کا
رکهتا هی مقدم رمضان کی مهینی پر نهین هے واجب هے روزه اوسی
مهینی کا نیت سی ما فی الذمه کی اور جسوقت که چاند دیکهی هووی
مهینی کو روزه رکهی اور وه مهینا انتیسا هووی اور بعد معلوم هوا
که رمضان تهاا اور رمضان تمام تها ایک روز قضا کری اور
اگر شوال یا بکر ید هووی دو روز قضا کری اور حکم رمضان کے
عید کے روز کا مهینا ایک که اوس مهینی مین روزه رکهانا چاهئی
مین رمضان کی حکم رمضان کی عید کا رکهتا هی فصل دوسری
واجب هی روزه بالغ اور عاقل پر یعنی دیوانه نهووی صحیح حاضر
پر اور جو شخص که حکم مین حاضر کی ہیں واجب نهین هی بچی پر
اور دیوانی پر اگرچه که ادواری هووی که بعض روز مین دیوانگی

عارض اسکو ہووی اور ایسا ہی بیہوشی اگرچہ بعض روزمین
ہووی اور بیماری کہ روزہ اوس بیماری سی ضرر کری اور اگر بیماری
ظہر کی آگی دور ہووی تجدید نیت کری اگر مفطر کو عمل مین نہ لی آیا
ہووی اور بر روزہ رمضان کو رکہی اور واجب نہین ہی روزہ مسافر
پر جو سفر کری زوال کی آگی باوجود جانتی مسئلہ کے بخلاف اوسکی
جو سفر کری زوال کے بعد اور جسوقت کہ مسافر ظہر کی آگی وارد ہووی
گہر مین اپنی یا محل اقامہ پر مفطر کو عمل مین نہ لی آیا ہووی تجدید نیت
کری اور روزہ صحیح ہی اور زیادہ سفر کرنی والا اور سفر کرنی والا
سفر معصیت کا اور جو کوئی کہ بیس روز کسی جائی مین رہا ہووی
تردوسی حکم مین رہنی والی کی ہین اور قدر مسافت چار فرسخ ہی
اور مسافر جائی جائی مین افطار کرنی اگرچہ نماز تمام کرنا جایز ہی
اور ایسا ہی جو کوئی کہ بعد از ظہر کی سفر کری اگرچہ کہ روزہ اوسپر
لازم ہی اور افطار لازم ہی جسوقت کہ بعد از ظہر کی وارد ہووی
اگرچہ نماز تمام کرنا لازم ہی اور کتاب مین نماز کی گذرا کہ مدار

بشرطیکہ پلٹنا اوسی روز مین یا بیٹ مین بلکہ ہی سیر کے یعنی سیری روز مکلف اور سوا اونسکا احوط دکہنا روزہ کا اور قضا کا ہی منہ

قصر کرنا نماز کو منہ

داخل ہوتی ہین اور خارج ہوتی ہین پوچھنا حد ترخص پر ہی پس اگر
حد ترخص کے آگی افطار کری اور قضا اور کفارہ اوسپر لازم ہی
اور سفر کرنا رمضان کی مہینی ہین اور روزہ معین مین جایز ہی
اور صحیح نہین ہی روزہ حیض والی سی اور نفاس والی سی اور
واجب ہی قضا فصل تیسری شرطونمین قضا کی ہی اور وہ شرطین
بلوغ اور عقل اور اسلام ہی پس جسوقت کہ صبح کی آگی یا وقت طلوع
صبح کی بالغ ہوی روزہ اوسپر لازم ہی اگرچہ جنب ہوی اور
جسوقت کہ شک کری تقدم مین بنا رکھی اوپر آخر مین ہونی
مجہول تاریخ کی اور جسوقت کہ تاریخ اور وقت کسو کا بہی معلوم
نہوی روزہ بہی واجب ہی اور ایسا ہی دیوانگی فعل سی بندہ
کی ہوی یا خدا کی طرف سی ہوی اور ایسا ہی قضا واجب نہین ہی
مغمی علیہ پر یعنی بیہوش خواہ بیہوشی کی آگی نیت روزہ کی کیا ہوی
یا نہ کیا ہوی خواہ جانی کی روز مین بیہوشی حاصل ہوتی ہی یا نہین
خواہ جانی علاج مفطر سی دنمین کرتا ہوگا یا نہوگا اور واجب نہین

اور سفر کرنا رمضان کی مہینی مین اور روزہ معین مین ... جایز ہی ... روزہ ... سفر کرنا ہی ...

ہی کافر پر کہ اسلام لی آوی اگرچہ درمیان مین روز کی ہوی بلکہ تمام
کرنا اوس روز کا بہی واجب نہین ہی ظہر کی آگی ہوی یا بعد ظہر کی
ہوی ہان اگر فجر کی آگی اسلام لی آوی روزہ لازم ہی اور مرتد
می پر یا فطری پر قضا واجب ہی اور روزہ مخالف کا برابر ہی تمام
سی اوسکی قضا مین اور سوای اوسکی جو گذرا اور مانند نایم کی
یعنی سونی والا اور غافل اور مست حلال سی ہوی یا حرام سی ہوی
قضا اونہون پر لازم ہی اور واجب ہی افطار بوڑہی عورت
پر اور بوڑہی مرد پر اور صاحب عطش یعنی پیاس کا مرض رکہنی
والا کہ روزہ اسپر مشقت ہی اگرچہ بعد از ہو سکنی کی واجب
ہی اسپر قضا اور فدا یعنی صدقہ ہر روز سی ایک مد اور ایسا ہی
ہی عورت حاملہ یعنی جو پیٹ سی ہی کہ نزدیک ہوی جننا اوسکا
اور روزہ اوسکو ضرر کرہی اور عورت دود پلانی والی کہ دود
اوس کا کم ہوی اور فدا کو اپنی مال سی دیوین خواہ خوف بچہ
پر ہوی یا اپنی پر ہوی اور فرق نہین ہی درمیان مین اپنی

بچی کی یا غیر کی بچی کی اجازہ سی ہوی یا تبرع سی ہوی منحصر ہو مرضعہ
یعنی دود پلانی والی یا ہوی اور جسوقت کہ کوئی تبرع کری دود پلانی
مین بچی کی یا باپ اوس بچی کا کوئی بہی عورت کو اجازہ کری بچی
کی ماں پر چیز ایک لازم نہین ہی اور جایز ہی خود دود پلاوی
اگرچہ سبب افطار کا ہوی قضل جو ہی جلدی قضا مین واجب
نہین ہی اور ایسا ہی متابعت اور تعین یعنی جو اگی قضا ہوا اوسی
اگی معین کر کر قضا کرنا واجب نہین ہی پس اگر مثلا نیت قضای
دسوین روز کی کری کفایت کرتا ہی اور جسوقت کہ معلوم ہوی
کہ روزہ ادا اوس روز کا کہ ارادہ قضا کا اوسکی کیا تہا صحیح تہا
غیر سی اوس روز کی کفایت نکریگا اور اگر درمیان مین روزہ
کی معلوم ہوی پلٹنا تا نیت کا امر تجدید نیت کی ظہر کی اگی کفایت
نہین کرتی ہی بنا کرنی اوپر احوط کی اور واجب نہین ہی ترتیب
اگر اوپر اوسکی دو رمضان لازم ہوی اور دور نہین ہی بوا جب
ہو ماہ رمضان حاضر کا جسوقت کہ وقت تنگ ہوی اور ایسا ہی

اور جدا اس صورت
مین کہ ہو یا بچی جاوی
دوسری دام صرف
یعنی جو دود پلانی
والی اور اوس کو افطار
ہوی یعنی قضا
بسبب نا ہی

ترتیب لازم نہین ہی درمیان مین قضا کی اور عذر اوس قضا کی
ہان جایز نہین ہی سنت روزہ واسطی اوس شخص کی جو روزہ
واجب گردن پر اوسکی ہوی اگرچہ ادا کرنی پر واجب کے قادر
نہوی واسطی سفر کی اور اسکی سوا مکروہ کہ نذر کری سنت روزہ
کو یا وہ کہ فراموش کری کہ روزہ واجب گردن پر اوسکی ہی
پس سنت روزہ صحیح چاہئی ہوی اور جسوقت کہ درمیان مین
روز کی اوسکو یاد آوی کہ روزہ واجب گردن پر اوسکی ہی
وہ روزہ کو چھوڑ دیوی اور جایز ہی کہ ظہر کی آگی تجدید نیت
واجب کی کری اور جو کوئی کہ روزہ رمضان کی اوس سی
چھوٹی ہوین سبب سی مرض کی یا حیض کی یا نفاس کی اور اوسی
حال مین مری قضا والی پر واجب نہین ہی اور اگر بیماری دوسری
رمضان تک رہی قضا واجب نہین ہی ہان کفارہ ہر روز کا
لازم ہی اور قضا اوس سی کفایت نہین کرتی ہی اور غیر مرض
کی عذر وں سی اوس حکم مین مانند مرض کی نہین ہی اور لیکن جسوقت

۲ — اوسکا جمع کرنا ہی درمیان مین قضا کی اور کفارہ کی

کو درمیان

کہ درمیان مین دور مضان کی مرض دور ہوا اور ہو سکنی
کی ساتھ اور عزم سی اوس روزہ پر تاخیر کیا یہان تک کی
وقت تنگ ہوا اور عذر موجود ہوا قضا لازم ہی نہ کفارہ اور
اگر عزم ہی نہ تہا کفارہ بہی لازم ہی اور غیر مرض اس جای مین
مانند مرض کی ہی اور مقدار کفارہ جو ذکر کئی کیا ہی ہر روز ایک
مد ہی اور اگر تیسری رمضان تک یا چوتہی رمضان تک عذر
باقی رہی کفارہ مکرر نہین ہوتا ہی فصل پانچوین واجب ہی
ولی پر میت کی روزہ کی قضا جو وقت کہ میت عمدا ترک
کری ہوی یا سبب سی مرض کی یا سفر کی اور اوسکی شریکی جو وقت
میت سی ہو سکتی تہی قضا اور سستی کیا ہوی اور مراد ولی
سی قضا مین نماز کی گذرا اور اگر میت ولی نہ رکہتی ہوی پس
اختیار رکہتی ہین درمیان مین قضا کی اگرچہ اجرت کی ساتھ
اصل مال مین سی ہوی اور درمیان مین صدقہ کی ہر روز سی ایک
مد مکروہ کہ وصیت کر ہوی کہ تیسری حصہ مین اسکی مالکی دیوین

۲ احوط مسافرین اجیرہی کہ ولی اوس میت کا قضا کری اگرچہ اوس میت سی قضا ممکن نہتی ہی

۳ احوط وہ ہی کہ صدقہ اور اجرت قضا پروانگی سی تمام ورثہ کی ہوی

اور جسوقت کہ میت پر روزہ دو مہینی کی پی درپی واجب ہوی
عینا یعنی وہی روزہ ہوی اور بدل نہوی اس روزہ کو یا تخییرا
یعنی بدل ہوی اوس روزہ کو جیسا کہ کفارہ مین ولی اختیار
رکھتا ہی درمیان بین اسکی ہر دو مہینی کو روزہ رکھی یا یہہ کہ
ایک مہینا روزہ رکھی اور دوسری مہینی کو ہر روز ایک مد
صدقہ دیوی مال سی میت کی اور ولی سی ساقط ہو لی ہی قضا
جسوقت کہ کوئی ایک تبرع کری یا یہہ کہ میت وصیت کری
ہوی کہ اجیر رکہین شرط یہہ کہ اجیر روزہ کو ادا کری اور
جان کہ جایز ہی افطار کرنا قضای رمضان بین اپنی سی ہوی
قضا یا غیر سی جسوقت کہ آگی ظہر کی ہوی اور معین نہوی اور
لیکن بعد از ظہر کی پس حرام ہی اور کفارہ اوسپر لازم ہی اور
امساک واجب نہین ہی اور کفارہ اوسکا دس مسکین کو
کہانا کہلانا ہی ہر ایک مسکین کو ایک مد اور اگر یہہ بہی نہ ہو سکی
تین روز روزہ رکہی اور لیکن واجب موسعی بین یعنی وقت

اوس کا وسعت رکہتا ہوی اور غیر از قضای رمضان ہوی پس جائز
ہی افطار آگی ظہر کی اور بعد از ظہر کی خاتمہ اعتکاف مین ہی اور
وہ اعتکاف مسجد مین رہنا ہی ارادہ سی قربت کی اور اوس
اعتکاف مین کتنی بحث مین بحث پہلی شرطون مین اوس اعتکاف
کی ہی اور وہ شرطین کتنی چیزین ہین پہلی چیز بالغ ہونا دوسری
عقل تیسری ایمان چوتہی نیت یعنی معتبر کرنا اخلاص کے
اور قربت کی سات اور سنت مین ارادہ سنت کا کفایت
کرتا ہی اگرچہ کہ روزہ تیسری روز کا واجب ہوی بعد از دو
روز کی اور ابتداء اعتکاف کا اول فجر ہی اور نیت شب مین
کفایت نہین کرتی اور جائز ہی نیت کرنا طرف سی حی
کی اور طرف سی میت کی اور جائز نہین ہی ملتا اعتکاف سی
دوسری اعتکاف کی طرف مکروہ کہ گمان سی واجب کی
نیت کری اور معلوم ہوا کہ واجب نہ تہا پانچوین روزہ
کہ ہوی جس اعتکاف مین کہ ہوی کافی ہی پس وہ جو کچہ

که روزه مین شرط ہی اور اوس اعتکاف مین بہی شرط ہی
پس اگر تیسرا روز اعتکاف کا عید ہوی اعتکاف اوس کا بہی
صحیح نہین ہی اور اگر چوتہا روز یا پانچوان روز ہوی دور
نہین ہی صحیح ہونا اور اعتکاف مسافر سی صحیح ہی بنا کر کی
اوپر مختار کی جایز ہونی سی سنت روزہ کی سفر مین جب
کہ جایز ہی اعتکاف اون واجب روزون مین کہ جو سفر
مین جایز ہین جہتی گنتی ہی کم تین روز سی جایز نہین ہی اور
جسوقت کہ نذر کری اعتکاف روزہای معین کو اور تیسرا
روز اوس اعتکاف کا عید ہوی نذر اوسکی غیر منعقد ہی
یعنی غیر صحیح ہی اور اعتکاف اوس کا فاسد ہی اور مراد تین
روز سی اول صبح ہی تیسری روز کی مغرب تک پس درمیان کی دو راتین داخل ہی اور لیکن جسوقت کہ پہلی
رات یا چوتہی رات کو بازیادہ حالت نیت مین اعتکاف
مین محسوب رکہا تہا داخل اعتکاف مین چاہئی ہوی سبب سی

اگلی

اسکی کہ اعتکاف کو حد نہین ہی اگرچہ بعد از ہر دو روز کے
تیسرا روز واجب ہی اور جایز ہی تلفیق یعنی تہوڑا پہلی
روز کا اور تہوڑا چوتہی روز کا ملا کر تین روز پوری کرین
بشرط اتصال اور اگر نذر کری اعتکاف تین روز کا بغیر
دو شب کی جو درمیان کی ہین پس صحیح نہ ہوئی ہوی اور
جسوقت کہ نذر کری اعتکاف ایک مہینی کا پہلی شب داخل
ہی اور جایز ہی کہ وہ مہینا ہلالی ہوی یعنی چاند رات سی چاند
رات تک یا وہ مہینا عددی ہوی یعنی گنتی مین تیس روز ہوی
بلکہ جایز ہی تفریق یعنی جدا جدا اس طور سی کہ تین روز اعتکاف
کری یا یہہ کہ تین اعتکاف کری یا یہہ کہ تین اعتکاف کو جدا جدا
کری اور ہر اعتکاف سی ایک روز کو نذر سی حساب مین کہی
بلکہ یہہ حکم نذر مین تین روز کی جاری ہی مکروہ کہ مقصود نذر سی
پی در پی ہوی اور جسوقت کہ نذر کری اعتکاف ماہ معین کو اور
چوتہی روز کو اوسی مہینی کے مثلا افطار کری گناہ کیا ہی اور واجب ہی

اعتکاف باقی مہینی کا اور قضا کری وہ جو کچھ کہ فوت ہوا ہی مگروہ
کہ نذر مین شرط کیا ہووی کہ اگر پی در پی نہووی نذر سی حساب نہوگا
پس اس صورت مین تمام باطل ہی اور لازم ہی دوسری مہینی
کو تازہ اعتکاف کری اور ایسا ہی جسوقت کہ نذر معین مہینی کی ہووی
اور لیکن معلوم نہووی سبب سی قید کی اور اوسکی سر یکا پس اگر تعیین
کری کہ وہ معین مہینا جا چوکا ہی قضا لازم ہی اور جسوقت کہ نذر کری
کہ چار روز معین کو اعتکاف کری اور چوتھی روز کو خلل کری قضا
اوس چوتھی روز کی دوسری دو روز کی ساتھ لازم ہی اور جسوقت
کہ پانچ روز کو نذر کری چھتی روز کو ملانا لازم ہی ساتوین جای
اور وہ جای مسجد جامع ہی ہان جایز نہین ہی ایک اعتکاف کو دو
مسجد مین کرنا اگرچہ دو مسجد ملی ہوئی ہوین اور اگر وقت مین غیبت
کی ہو نسکی کہ مسجد مین زیست کری یعنی گذر اوقات اعتکاف اوسکا
باطل ہی اور بام مسجد کا یعنی دہابا اور سرداب اوسی مسجد کا
یعنی تہ خانہ اور منبر اور محراب داخل مسجد ہی اور جو کچھ کہ زیاد

ہوی اوس مسجد مین حساب کرینگی اوسی مسجد مین اور قبر مسلم کی
اور قبر بانی کی داخل مسجد مین کوفہ کی نہین ہی اور جامعیہ یعنی
مسجد کا جامع ہونا ثابت ہوتا ہی یعنی خبر سی دو عادل کی اور شیاع سی
اور حکم سی مجتہد کی ثابت ہوتا ہی آٹھوین اذن یعنی پروانگی
شخص ایک کہ اذن اوس شخص کا معتبر ہی مانند مولی کی یعنی مالک
نسبت کرتے مملوک کی یعنی باندی غلام کی اور مستاجر یعنی جو
شخص کہ اجارہ دیتا ہی نسبت کرتی اجیر خاص کی یعنی جو شخص معین
کہ اجارہ لیتا ہی نوین باقی رہنا مسجد مین آخر اعتکاف تک
پس جسوقت کہ درمیان مین تین روز کی بغیر سبب مباح کی باہر
جاوی اعتکاف اوس کا باطل ہی خواہ عالم حکم سی مسئلہ کی
ہووی یا نہووی اور اگر بعد از تین روز کی باہر جاوی اعتکاف
تین روز کا صحیح ہی اور مابعد اوس تین روز کا باطل ہی
اور اگر بی اختیار باہر جاوی اعتکاف صحیح ہی اور باہر نکلنا
بعض بدن کا کہ باوجود اوسکی عرف مین کہین کہ وہ شخص مسجد

ہین تہا نقصان نہین رکہتا اور مراد سبب مباح سی امور ایک
ہین کہ ضروری عقلا یا شرعًا یا عادۃً مانند قضای حاجت کی اور
غسل کے اگرچہ مسجد مین ہو سکی اور تشییع جنازہ یعنی جنازہ کی سات
جانا اور عیادت یعنی دیکہنی جانا بیمار کو اور مشایعت یعنی سات
جانا مومن مسافر کی اور گواہی دینا اور سوای انہونکی وہ گواہی
اپنی واسطی ہوی یا غیر کی واسطی ہوی یا عاقبت کی چیزون
پر ہوی یا دنیا کی چیزون پہ ہووی نقصان ترک مین اوس
گواہی کی ہوی یا نہوی ہان ہو سکی تک سایہ مین نہ چلی اور
نہ بیٹھی اور مشغول نہونا واسطی حاجت کی کہ صورت اعتکاف
کی سبب سے اوس حاجت کے بگڑ جاوی باطل کرنی والا ہی وہ سبب خواہ
عمدًا ہووی یا سہوًا ہووی اختیار سی ہوی یا بی اختیار ہوی اور سوا وقت
کی رہنا مسجد مین فی نفسہ حرام ہووی مانند جنابت سی یا فرش غصبی پر
بیٹہنا اختیار سی اور یقین کہتی ہوی غصبی پر پس ترک کرنا خروج کو باطل
کرنی والا اعتکاف کا ہی بخلاف اسکی کہ واسطی ترک ادائی دین یعنی

قرض

قرض کے یا بیٹھنا جانے مین غیر کے یا پہنا لباس مغصوب کے ہوے اور ایسا ہی
جسوقت کہ مسجد کو خاک غصبی سے فرش کئے ہووین اس حیثیت سے کہ
پرہیز اوس سے ہو سکے اور جسوقت کہ عورت معتکفہ کو مرد اوسکا طلاق
دیوے طلاق رجعی کی سات پلٹے اپنے گہر کو اور عدہ بیٹھے اگرچہ اعتکاف
معین ہوے اور واجب ہے قضا بحث دوسری اعتکاف دو قسم پر
ہے ایک واجب نذر سے اور مانند اوسکے دوسرا سنت اور
اعتکاف سنت واجب ہوتا ہے بعد از گذرنے دو روز کے مگر یہہ کہ
وقت مین نیت کے شرط کرے کہ جسوقت کہ چاہے رجوع کرے یعنے
پہر جاوے اعتکاف سے بلکہ جایز ہے شرط کرنا ہر چیز کو مگر جماع اور
اوسکے سریکا منافیات سے اعتکاف کے اور وہ شرط کہ جو ذکر ہوے
نذر اعتکاف مین بہی جایز ہے اور جسوقت کہ نذر مین شرط نکرا ہو
اور اعتکاف مین شرط کرے پس اگر ایام یعنی روز ان معین ہوین
شرط لغو ہے یعنی بے فایدہ اور اگر نہوے ایام معین حکم سنت اعتکاف
کا اوسمین جاری ہے اور معتبر ہے شرط مین اعتکاف کے نزدیک

ہونا اوس شرط کا نیت سی اور جسوقت کہ شرط کری اور حکم شرط
کو ساقط کری پس مانند اسکی ہی کہ شرط نکیا تہا اور علاقہ کرنا کسی
چیز پر اعتکاف مین جایز نہین ہی مگر یہہ کہ علاقہ کرنا جان پر
اور مسجد ہونی پر مکان کی ہوی اور مانند اوسکی اور جایز نہین ہی
شرط کرنا اعتکاف مین اپنی توڑ ڈالنا اعتکاف کو غیر کی یا اپنی دوسرے
اعتکاف کو بحث سیتری حرام ہی اعتکاف کرنی والی پر کتنی چیزین
پہلی چیز مباشرت یعنی نزدیکی کرنا عورتون کی ساتھ جماع سی اور
لمس یعنی چہونی سی اور تقبیل یعنی بوسہ لینی سی ساتھ شہوت کی بلکہ
اعتکاف اون چیزون سی باطل ہوتا ہی اور حکم عورت کا حکم مرد
کا ہی پس باطل ہوتا ہی اعتکاف اوسکا مس کرنی سی اور تقبیل شہوت
سی اور جماع آگی سی یا پیچہی سی چاہی انسان سی یا غیر اوس حیوان کی دوسری
خوشبو سونگہنا لذت سی سیتری بیچنا اور خریدنا لیکن بیع صحیح
ہین اور سوای بیچنی کی اور خریدنی کی مانند اجارہ کی اور صلح کی
حرام نہین ہی اور ایسا ہی نقصان نہین رکہتا ہی بیچنا اور خریدنا

چیز ایک کا کہ مضطر ہی یعنی ناچار ہی طرف اوس چیز کی جو نہی
مجادلہ یعنی لڑائی لاوا اللہ بلی واللہ کہہ کر امردین مین یا امر دنیا
مین واسطی غالب آنی کی اور واسطے ظاہر کرنی فضیلت کی نہ واسطے
ثابت کرنی حق کی اور پہیرنی خطا سی اور جایز ہی فکر اور تدبیر
کرنا امر معیشت مین اور وہ جو کچہہ کہ حرام ہی معتکف پر فرق
نہین ہی کہ روز مین ہوی یا شب مین ہوی مگر افطار کرنا اور
جسو قت کی فوت ہوی اعتکاف واجب اگرچہ واجب ہوا ہو نا
اوس اعتکاف کا سبب سی گذرنی دو روز کی ہوی قضا اوسکے
واجب ہی اگرچہ سبب سی مانع کی فوت ہوا ہوی اور قضا
سنت اعتکاف کی مشروع نہین ہی اور قضا اعتکاف کی جو میت
نی نذر کری تہی ولی میت پر واجب نہین ہی اگرچہ سستی کئی
ہوی مگر یہہ کہ میت نذر کری ہوی کہ روزہ رکہو نگا حال اعتکاف
مین بحث چوتہی وقت اعتکاف واجب مین کہ شرط رجوع کا
اوس اعتکاف مین نہوی جماع کری خواہ شب مین ہوی یا روز

مین ہوی کفارہ لازم ہوتا ہی اگرچہ واجب ہونا اعتکاف کا
سبب سی گذرنی اعتکاف دو روز کی ہوی اور کفارہ اعتکاف
کا مانند کفارہ رمضان کی ہی پس اگر روز مین رمضان کی جماع
کری اور معتکف ہوی اعتکاف سی واجب معین کی دو کفارے
اوسپر لازم ہی اور ایسا ہی قضای رمضان مین اگر بعد از زوال
کی جماع کری اور جسوقت کہ نہار مین رمضان کی جو روی
معتکفہ کو اعتکاف واجب کی سات اکراہ کری یعنی جبر سی
جماع کری چہار کفاری اوس مرد پر لازم ہی تمام ہوی یہہ

کتاب فضل سی خدا کی اور تصدق
سی رسول صلعم خدا کی اور ائمہ ہدیٰ کے

سترہوین تاریخ ربیع الاول کی روز جمعہ کا سنہ ۱۲۷۶ ہجری نبوی صلعم
تمام شد رسالہ مسمی بہدایت المومنین بتصحیح جناب مقدس القاب
فضایل مآب آقا ملا محمد حسن صاحب ششتری سلمہ اللہ تعالی در مطبع احمدی
بسید اقل عباد اللہ میرزا محمد علی شیرازی بتاریخ ۲۸ شہر شوال سنہ ۱۲۷۶ ہجری

هر نسخه که بدون غلط نامه باشد قابل اعتماد نیست لهذا غلط نامه نوشته شد

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	حاشیه	حاشیه مین	ح ۳۲	۱۰	رواج مینا	رواج مین	۴۹	۱۴	کرلی	کرنی
۲	۵	هوای	سوای	ح ۳۲	۱۲	احوط اوی	احوط بلکه اوی	۵۰	۳	عمدا	عمدا هو
۵	۱	جالیس	چالیس	ح ۳۴	۵	کهنتی	کنتی	۵۰	۸	اور داخل	داخل
۵	۴	دهرط	دهڑی	ح ۳۵	۷	دوهونا	دهونا	۵۰	۹	نیام	قیام
۵	۳	اتیمین	اتپمین	۳۶	۴	ظاهری	ظاهرهی	۵۱	۶	یهلو	پهلو
۵	۸	هوجاهی	هوجای	۳۶	۷	بری	بڑی	۵۳	۸	هین سی	هین هی
۵	۱۱	هوناهی	هوتاهی	ح ۳۷	۲	کهین	کهین	۵۶	۱۴	بهوکی	بهولی
۶	۴	نکڑی	ٹکڑی	۳۸	۲	آتوان	اٹوان	۵۷	۱۰	مہں	مین
۶	۸	بکریهه	مگر یهه	۳۸	۸	چیزونکی	جزونکی	۵۹	۳	صورب	صورت
۹	۲	اورپرهه	اوریهه	۳۹	۲	جوکچه	جوکچه که	۶۰	۵	اس	اوس
۹	~~۵~~	جانی	جائی	ح ۳۹	۸	بعدار	بعداز	۶۰	۱۰	هرجاسے نماز	هرجائی
۹	۱۴	اجزا	اجزاء	۴۱	۱۲	آدمی هی	آدهی	ح ۶۲	۶	قوت	فوت
۱۴	۴	دوسر	دوسرا	۴۲	۱	حیض کے	حیض کے هوی	۶۳	۳	هواهی	هوای
۱۴	~~۵~~	هی که مسح	هی مسح	۴۵	۵	اوس اوس	اوس	۶۴	۱۱	چهوڑتا	چهوڑنا
۱۵	۴	جانی	جائی	۴۵	۷	دهاپنتی	دهاپنی	۶۵	۲	چهوتهی	چوتهی
۱۵	۴	چاهنی	چاهئی	۴۵	۹	چیزون	جزون	۶۵	۱۴	پڑاهتها	پڑا تها
۱۸	۸	عسل	غسل	۴۵	۱۲	سبهتی	سبهنی	۶۸	۲	فراموس	فراموش
۲۹	۷	دهنی	دینی	ح ۴۶	۴	هتی	هین	۶۹	۲	آخرکو	آخرکوے
۳۰	۶	دهتی	دینی	۴۷	۷	رهوی	هوی	۷۳	۲	چوهتی	چوهتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۳	۵	کہڑی	کہڑی
۷۳	۷	اورسلام	اورسلام سی
۷۳	۴	ہلتہاہی	پلٹتاہی
۷۵	۱	او	اور
۷۶	۸	ہونی	ہوئی
۷۷	۹	چہوتا	چہوٹا
۷۹	۲	ہین	نہین
۸۱	۱۳	چوہتی	چوہتی
۸۳	آ۱۴	اصحکی	اصح کی
۸۳	۱۰	کوتوڑی	کوتوڑتی
۸۳	۱۲	چاہی	جائی
۸۴	۹	ترخص پراور	ترخص پر پونہچی قصد کمری آئی پونہچنی کی محل ترخص پر اور
۸۴	۱۱	کہڑونکی	کہرونکے
۸۴	۱۲	کہڑونکی	کہرونکی
۸۵	۵	اطاعت	طاعت
۸۵	۹	گمی	گنی
۸۷	۶	بابی	باقی
۸۸	۱	آنی	آتی
۸۸	۲۰	بہار	باہر
۸۸	۱۱	بالون	بالون کی
۹۰	۱	ہوتاہی	ہوتاہی
۹۱ح	۱۰	باز	بار
۹۱ب	۱۴	بالیع	مایع
۹۳	۸	ڈہتنی	ڈہلنی
۹۳	۱۳	ہوتا	ہوی
۹۴ح	۴	کفارہ	کفاری
۹۶ح	۱	سات	ساٹ
۹۶	۳	بعدار	بعداز
۹۸	۶	قابل	قایل
۱۰۰	۶	خائی	جائی
۱۰۰	۱۳	ہی ہی	ہی
۱۰۲	۵	تیسوا	سوا ایے:
۱۰۲	۷	مہیا	مہینا
۱۰۳	۱۳	حاضرکی	حاضرکی ہی
۱۰۴	۷	اورپر	پر اور
۱۰۴ح	۳	بلنی	ملنی
۱۰۵	۲	اورقضا	قضا
۱۰۵ح	۱	روزہ	روز
۱۰۵	۴	صیح	صحیح
۱۰۶	۶	ذالا	والا
۱۰۷	۱	اجازہ	اجارہ
۱۰۷	۱	مرصع	مرضع
۱۰۷	۴	اجازہ	اجارہ
۱۰۸	۱۱	والی	ویلے
۱۰۹	۱۳	ہین	مال
۱۱۱	۱۳	روزہ	روزہ اور جوروزہ
۱۱۳	۴	تہاں	تین
۱۱۳	۶	واخل	داخل
۱۱۵	۳	تبنیر	بنیہ